

MONTHLY OM DELHI.

GUR BANI Number

JULY 1962



Guru Nanak Ji

Price 56 nP.

! Editor :-GORAKH NATH NANDA

اسکے اوم دہلی
کا

گورو پانی پتہ

بابیت ماه جولائی ۱۹۶۲ء

رہ راس
(امرت بانی گورو نانک جی کی)

بمعنا ترجمہ

فقیہ سرکاری لال نگر متھ

قیمت ۱۰۰ ————— ۵۶ نمبر پلسی

لفظ :- گورو پورنیا یعنی ویاس پورہا کے شہد تہوار (میرنہ) ۱۹۶۲ء
 بروز منگل پریم اوم کے پانچھکوں کو جگت گورو بایا نانک کی
 امرت بانی — رہ راس — مکمل مبعہ اور ترجمہ از فقیر شراری مال گرتہ
 مہینٹ کرتے ہیں۔ آشا ہے کہ اوم کے پچی اس نادر تحفہ سے مستفید ہونگے — اید باٹ

با تمام شری که کند تا که نهد آید میر پور دیر است پیر میر پور بشره گفته یقیناً پیرس چادری با را از دی پی می چیدارد و در سال ادم اجیری گیت دلی سے ملے

اوم

یہ گویا واقعات بزم ہستی کا خلاصہ ہے
تیرا یوں دفعۂ خاموشی لے شمع سحر ہونا

اپنی سو گیلہ فیکہ حیات

نشریمتی مایا و تہی نگر تھ

مقدس اور مبارک رُوح کے نام

(فقیر نگر تھ)

گزارش

یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ جب جی صاحب کی طرح وہ اس جی کا پاٹھ بھی نیم پورک کر نے کی آگیا ہے
مگر دیکھا گیا ہے کہ بہت کم لوگ ہیں جو گورو بانی کو سمجھتے ہیں۔ چنانچہ میں نے کوشش کی ہے کہ گورو بانی کے پرمیوں
کے لئے جب جی صاحب کے بھاشنیہ کی طرح وہ اس جی کا بھی درست ترجمہ پیش کیا جائے۔ اور اگر میری یہ
کوشش بار آور ثابت ہوئی تو میں اسے خوش نصیبی خیال کروں گا۔ تنگدلی روحانی مرض ہے۔ خدا ادا
اس سے اپنے دامن کو بچائیے۔ اس بھاشنیہ کو بہ نظر تحقیق دیکھئے۔ جہاں کہیں کوئی فروگزاشت نظر
آئے۔ اس سے فقیر کو مطلع فرمائیے۔ نوازش ہوگی۔

ستگور و سب کا کلیاں کریں

کالی کُٹ

ہر دوار

فقیر سرداری لال نگر تھ

۲۰ مئی ۱۹۶۰ء

رہ راس

یہ فسوں مے یا راس لیلیا ہے
 پرومائی سے کم نہیں پردا ہے
 یہ تماشا بھی کیا تماشا ہے
 خوب پردہ نشیں کا پردا ہے
 گاہے آ آ کے گدگداتا ہے
 وہ ہی گوپی وہی کنہیا ہے
 در نہ دنیا تو محض صحرا ہے
 اے گہر مبری راس لیلیا ہے
 یہ فسوں مے یا راس لیلیا ہے
 رو نمائی سے کم نہیں پردا ہے
 گھر کیا دل میں آہ آنکھوں میں
 گاہے لیتا ہے چٹکیاں وہ شوخ
 روپ سارے میں ایک نمور کے
 لیلیا دھاری کے دم سے وقف ہے
 ہر پری و ش میں دیکھنا ہر کو

اک اذکار ست گور پر ساد

رہ راس

سودر، راگ آسا، محلہ ۱

- ۱۔ سودر کہیا سو گھر کہیا جت بہ سرب سما لے
- ۲۔ کینتے تیرے راگ پر پی سبوں کہن کینتے تیرے گون لے
- ۳۔ گاؤں تڈھ نوں چت گیت لکھ جانن اک لکھ مہم بچا لے
- ۴۔ گاؤں تڈھ نوں اندر اندر اسن بیٹھے دیوتیاں در نا لے
- ۵۔ گاؤں تڈھ نوں جتنی مستی مستی گاون تڈھ نوں پر کر لے
- ۶۔ گاؤں تڈھ نوں مہنیاں مہن مہن سرگاں مجھ پیا لے
- ۷۔ واجے تیرے ناد انیک سنگھا کینتے تیرے وادن ہا لے
- ۸۔ گاؤں تڈھ نوں پون پانی بدینتر گاؤں اجہ مہم دوا لے
- ۹۔ گاؤں تڈھ نوں ایسر رجا دیوی سوہن تیرے سدا سوال لے
- ۱۰۔ گاؤں تڈھ نوں نہ پٹ پڑھن کھیسر جگ نہ گد بدار نا لے
- ۱۱۔ گاؤں تڈھ نوں رتن آپا تے تیرے اٹھ شھ تیر تھ نا لے

۱۳۔ گاؤں تڈھ نوں جوڈ نہاں سورا گاؤں تڈھ نوں کھانی جیاریے

۱۵۔ سستی تڈھ نوں گاؤں جوڈ تڈھ بھان لئے تیرے بھگت لیسالے

۱۷۔ سوئی سوئی سدا سچ حسابا جاسا جی نانی

۱۹۔ رنگی رنگی بھاتی کر کر جنسی مایا جن اپانی

۲۱۔ جو تیس بھاوے سوئی کر سی پھر حکم نہ کر تاجانی

۱۴۔ گاؤں تڈھ نوں کھنڈ منڈل در بھنڈا کر کر رکھے تیرے جھارے

۱۶۔ ہو کر کیتے تڈھ نوں گاؤں سستی چیت نہ آون نانک کیا دھارے

۱۸۔ ہے بھی ہوئی جاتے نہ جاسی چنا جن لہجانی

۲۰۔ کر کر دیکھے کیتا اپنا جیوں تیر دی وڈیانی

۲۲۔ سو پاتسا ہو سا پا پاتسا صاحب نانک لہن لہجانی

شہادت

۳۳۔ پیری۔ (استری) بھادیہ، بھادیہ یعنی وہ حرکت
جو نقص کلام کے اقتدار سے کام میں لاتی جاتی ہیں

سیوں
گاؤں ہالے
استری کرنے والے۔ مہا گانے والے
کیتے تیرے راگ پریوں کہیں
کیتے تیرے گاؤں ہارے
ہیں جو بھاوے کے ساتھ تیرا راگ
کیرتن کر رہے ہیں۔

نوٹ :- سنگیت کاروں کی پیری بھاشا میں کسی راگ کے
انگ بھید کی چیز چاہیں بھادیہ (استری) اور پیروں کا انورمان
آتا ہے۔ مثلاً مالکوس راگ کی پانچ استریاں اور نو پیر ہیں۔ جن
کو عرف عام میں راگنی کا نام دیا جاتا ہے۔ گندھاری، سکن گلی، دیو
گندھاری، دھامیری اور مردہتی بھادیہ ہیں۔ مارو، محل، منجار
بسنٹ، مہیگھ، گوسنگ، بیار، آند اور چندھار پیر ہیں۔
زیر نظر سنگ میں اگر پیری کے معنی راگنی کے لئے جاتیں تو
"راگ پری سیوں" کا مطلب ہوگا۔ راگ کو راگنی کے ساتھ یعنی
راگ کو راگنی میں ملا کر تیرا کیرتن کر رہے ہیں۔ جو راگ دو یا کئی
اصل کے خلاف ہے۔ کیونکہ گیت ایک ہی طرز میں گایا جاتا ہے
راگ میں یا راگنی میں۔ چنانچہ بھوبالی میں اگر دیکھا دگایا جائے
تو غیب خیال کیا جاتے گا۔ اس لئے یہاں بھاوے کے معنی زیادہ
موزوں ہیں۔

۱۔ مہرب
جوت
سو دیکھو ہاں گھر کھیا
جوت بہ مہرب سمالے
سرو۔ سب
جہاں۔ جس جگہ
وہ گھر اندر کیسا ہے۔ جہاں
بیٹھ کر توب کی خبر گیری کر رہا ہے
نوٹ :- پرماتما کے رہنے کا نہ کوئی مکان ہے اور نہ کوئی
خاص مقام۔ پھر یہ سوال؟ یہ سوال فقط استفہام انکاری ہے۔
نہ مالک کے مکان کا تعین اور نہ اُس کی رہنے کے توار اور تسلسل
کا بخوبی ابھی تک ہو سکا ہے اور نہ ہوگا۔ بے شک سنتوں نے
کہا ہے کہ "دل خاص مقام اُس کا ہے وہ ہو تو بہین ہو" مگر
یکبول بھومک کے طور پر ہے۔ وگرنہ حق یہ ہے کہ جب نگاہ سے
تعبین کا پردہ اٹھ جاتا ہے تو وہ لامکان ہر سمت جلوہ آرا نظر
آتا ہے۔ حقیقت نگہ کی نظر میں نہ بُت اور نہ تراش کی تخصیص
رہتی ہے اور نہ بُت شکن کی جلوہ اور پردہ محض داستانِ بُت کہ
رہ جاتے ہیں۔

۲۔ داجے
ناد
داون ہارے
داجے تیرے ناد انیکل نکھا
کیتے داون ہارے
آواہن کرنے والے۔ بیکار نے والے
سیا جانے بچے کتنے پکارنے
والے ہیں کہ (اکاش میں)
ان گیت شہد اور شہا را آواہن
سنائی دے رہی ہیں۔

۲۱۔ جو تیرن بھاوے وہ دہی کچھ کرتا ہے جو اس کو
سوئی گھسی منظور ہوتا ہے۔ اس پر کسی کا حکم
حکم نہ کرنا جانی یا دبدبہ نہیں چلتا۔
۲۲۔ سو یا تساو سو نانک جی کہتے ہیں کہ وہ بادشاہوں
ساما یا تصاحب کا باجشاہ ہے اس کی رضا ہی میں
نانک رہن جانی رہنا واجب ہے۔

سرل ارتھ

کرتار اتیر مقام کہاں ہے؟ وہ گھراور دربار کيسا ہے جہاں
توسند آدا ہو کہ سب کی خبر گیری کرتا ہے۔ برہما تیس کتنی آوازیں
اور تہ بدگوچ رہے ہیں۔ تیرے کیتے آواہن کرنے والے ہیں؟
کتنے تیری اُستتی کرنے والے ہیں۔ جو داگ کیرتن میں بھاؤ دکھا
دکھا کر پریت داگنی سے امرت برسا رہے ہیں۔ دھرم ناچ تیرے
در پر گار رہے۔ ہو اسی سی کی لے میں۔ پانی چل چل کی دھن میں
اور آگ بھک بھک کے الاپ میں تجھے گار رہی ہے۔ پو کیہ
لکھاری جیڑا درگپت اپنے کر توبہ کے پالن میں اعمال کا لکھ
کر تجھے گار رہے ہیں۔ ایسر برہما اور بھگوتی تجھے گار رہے ہیں
دیوسمراٹ انداپنے سنگھاسن پر بیٹھ دربار کے دیوتاؤں کے
ساتھ تجھے گار رہے ہیں۔ سادھک اپنی سادھنا میں اور سادھ
اپنی سادھی میں تجھے ہی گار رہے ہیں۔ سودگ بھولوک اور پائال
کے خیمین اور ایسر میں تجھے گار رہی ہیں۔ تیرے پریم میں رنگے
تیری بھگتی رس کے آند لینے والے تیرے منظور نظر تجھے
گار رہے ہیں۔ اُرسٹھ تیر تھ اور چودہ رتن تیری ہی سپاس میں
محو ہیں۔ ہمالی پودھا اور منور بیر نیز چاروں قسم کی مخلوق تیری
ہی حمد و ثنا کر رہے ہیں۔ کھنڈ۔ منڈل اور برہما نڈ کے کروں کے
سوا ہی جو اذلی پروردہ میں تیرے ظہور کا ذریعہ ہیں سب تجھے
گار رہے ہیں۔ سنگدرو نانک جی کہتے ہیں کہ اور بھی ان گنت ہیں
جو تیری حمد و ثنائیں مگو ہیں مگو میری فکر میں نہیں آ رہے۔
لاں! لاں!! میں اسی مالک کا ذکر کر رہا ہوں جو خود

کر کر رکھے بنانا کر قائم کئے ہیں۔ وہ
تیرے نہاے تجھے گار رہے ہیں۔
۱۵۔ تھ بھاو دن تیرے منظور نظر
رہنے تیرے پریم میں رکت یعنی رنگے ہوئے
رسالے رس یا آند لینے والے
سیٹی تھ فونگ دن وہی صرف وہی تیری ہما کو گارے
جو تھ بھاو دن ہیں جو تیرے منظور نظر ہیں جو تیرے
رہنے تیرے پریم میں رنگے ہوئے تیری بھگتی کا
بھگت رسالے آند لینے والے ہیں۔
۱۶۔ ہور کیتے تھ فونگ دن اور بھی بے شمار تجھے گار رہے ہیں جو
سے میں چت نہ آوں میری فکر میں نہیں آ رہے۔ سنگدرو
نانک کیا دیا پارے نانک جی کہتے ہیں کہ میں ان کا
کینہ بکرو چار کروں
۱۷۔ سوئی سوئی لاں! لاں!! وہی وہی ہما مالک
سدا سچ صاحب ہو ستیہ ہے۔ اور جس کا نام
ساجا ساجی نائیں ستیہ ہے۔
۱۸۔ جائے نہ جاسی جائے بمعنی پیدا کرنا جو پیدا کرنے
(کی ریت سے) پیدا نہیں ہوتا جو
از خود ہے۔
ہے بھی ہو سی جس نے یہ سب اچھا پیدا کی ہے۔ وہ
جائے نہ جاسی خود پیدا کرنے والی ریت سے پیدا نہیں
رچنا جن رچائی ہوتا (وہ ذات مطلق از خود ہے)
وہ ستیہ ہے اور ستیہ ہی ہے گا
۱۹۔ رنگی رنگی بھاتی بھن بھن ریتی سے
رنگی رنگی بھاتی جس نے بھن بھن ریتی سے جنس جنس
کر کر جنسی یا جنسی کی مایا پرید کی
۲۰۔ کر کر دیکھ کیتا اپنا جس طرح اس کی شان اور مرتبہ
جو پوتن شی ڈیائی کو پسند آئے۔ ویسے ہی وہ
اپنی رچیت اکو بنا بنا کر دیکھتا
ہے۔

ستیہ ہے جس کا نام سستیہ ہے جس نے سب رچنا کو پیدا کیا ہے۔ مگر خود تقاضائے تخلیق سے جنم میں نہیں آتا۔ جس نے بھن بھن ریتی سے جنس جنس کی مایا کی رچنا کی ہے۔ یہ اُسی کی شان ہے کہ اپنی دشاں رچنا کو خود ہی رچتا ہے اور دیکھتا

ہے۔ وہ وہی کرتا ہے جو انی آئین کی رو سے اُسے پسند آتا ہے۔ اس پر کسی غیر آئین اور حکم نہیں چلتا۔ سنگور و نانک جی کہتے ہیں کہ وہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ اس کا دیر مطلق کی رضا ہی میں رہنا واجب ہے۔

آسا محلہ

- ۱۔ سُن وڈا آکھے سب کوئے کے وڈوڈا ڈیٹھا ہوتے
- ۲۔ قیمت پائے نہ کیا جلتے کہنے والے تیرے رہے سکتے
- ۳۔ وڈے میرے صاحب گہر گہیرا گئی گہیرا
- ۴۔ کوئی نہ جانے تیرا کیتا کے وڈ چیرا۔ رہا وڈا
- ۵۔ سب سرتی مل سرت کماٹی سب قیمت مل قیمت پائی
- ۶۔ گیانی دھیانی گور گور مائی کہن جاتی تیری تل وڈیاتی
- ۷۔ سب ست سب تپ سب چنگیا نیاں
- ۸۔ سدھال پُر کھال کتیاں وڈیا نیاں
- ۹۔ تڈھی وڈن سدھی کنے پایا کرم ملے ناہیں ٹھاک رہا یا
- ۱۰۔ آکھن والا کیا وچارا صفتی بھرے تیرے بھنڈارا
- ۱۱۔ جس نوں دیہہ تے کیا چارا نانک سچ سوار مہارا

شدار کھ

جاسکتا ہے کہ پرماتما بہت بڑا اور مہان ہے۔ جو سارے پرماتما پر حاوی ہے۔ لیکن قیاس تو پرماتما کی گمان تک محدود رہے گا۔ نتیجہ حق یقین، اپروکش گمان ساکشات کار کرنے ہی سے ہو سکتا ہے۔ مگر ساکشات کار کیونکر ہو؟ یہ ست پرشوں سمیت مہاتماؤں کے فیض ہی سے پتہ چل سکتا ہے

۲۔ قیمت پائے مول ڈالنے سے۔ نظیر دینے سے

رہے سماتے دھیان مگن ہیں۔ ذات میں محو ہیں

قیمت پائے نہ کیا جاتے قدر و قیمت کے بیان سے اس کا بیان نہیں ہو سکتا۔ ۱ اور

۱۔ وڈا کے آکھے ڈیٹھا سُن وڈا آکھے سب کوئے کے وڈوڈا ڈیٹھا ہوتے

وڑا۔ جہاں بزرگ۔ ذیشان کتنا۔ کس قدر کہے۔ ورنہ کرے۔ بیان کرے دیکھنے سے۔ ورنہ ٹپیں آنے سے سُن ساگر تو سب کہتے ہیں کہ پرماتما مہان ہے۔ وہ کتنا مہان ہے؟ یہ دیکھنے پر ہی پتہ چل سکتا ہے

لفظ :- پڑھ پڑھا کر سُن ساگر محض قیاس کیا

۳ گہر گہیرا

کہنے والے تیرے ہے سائے بیان کر سکتے والے اپنی ذات میں ایسے محو ہیں کہ لب نہیں کھولتے گورہ گہیر۔ دل کی بات دل ہی میں رکھنے والا راز کو ظاہر نہ کرنے والا۔ سنجیدہ۔ متین۔

گنتی گہیرا

گنتوں سے بھر لو۔ گن نہاں تیری رچنا۔ کائنات سیماء و ستار۔ پھیلاؤ

تیرا کیتا

میرے مالک! تو جہاں ہے گہیر سے گہیر اور گنتوں سے بھر لو۔ کوئی نہیں جانتا کہ تیری رچنا کا دستار کس قدر ہے۔

چیرا

ہو شمند، آگاہ، باخبر ہو شندی، آگہی، فہم نمزہ اکٹھا کیا

وڑے میرے صاحبجا

قابلیت روشن ضمیری۔ گیان عظمت۔ بزرگی۔ تعریف

گہر گہیر گنتی گہیرا

سب ہو شمندوں کی ہو شندی اکٹھا کر لی جاتے۔ ہر نوع کی قدر و قیمت کو جمع کر لیا جاتے۔ تو بھی نہ کوئی گیانی دھیانی نہ کوئی گورو اور اس گایان ذرہ بھر بھی تیری عظمت کو بیان کر سکے گا۔

کے وڑ چیرا

سب شرتی مل شرتی گیانی سب قیمت مل قیمت پائی گیانی دھیانی گورو گیانی کہیں نہ جانی تیری تل و ڈیانی

۴ شرتی

سب مست سب تپ

سرت

نیکیاں۔ ادیکار

کمانی

سما دھن کی پونہا۔ روحانی درجہ کمال

گورہائی

کسبی نے پیرا بدھ کے سنیوگ سے

وڈیانی

۵ سب شرتی مل شرتی گیانی

سب قیمت مل قیمت پائی

گیانی دھیانی گورو گیانی

کہیں نہ جانی

تیری تل و ڈیانی

۶ سب مست سب تپ

چنگیا نیاں

تدھی

سدھی

کے

کر م لے

ٹھاک رہا

سب مست سب تپ

سب چنگیا نیاں

سدھال پرکھاں

کنڈیاں وڈیا نیاں

تدھی دن سدھی

کے نہ پایا

کر م لے ناہیں ٹھاک لے پایا

۷ فوٹ

سوار تھک

کوئی بھی مقصد ہو اس کے حاصل کرنے کے لئے

کی ضرورت ہوتی ہے۔ کوئی کار بیگ کتنا بھی چیز اور مونیار کیوں

نہ ہو ہتھیاروں کے بغیر کام نہیں کر سکتا۔ اسی طرح کسب کمال

کے لئے سادھن اور سیکیتی لازمی ہیں۔ شدھ ائمہ کرن کے ساتھ

پیہم کوشش اور استقلال کامیابی کے لئے نہایت ضروری

ہیں۔ اس پر اگر پرار بدھ سنیوگ ہو تو کام میں کوئی دشہ اپنی

حائل نہیں ہوتی۔

۸ آکھن والا

کیا وچارا

کیا چارا

سدا رہا

آکھن والا

کیا وچارا

صفتی بھرے

ترے بھندار

جس نون دیہہ

لے کیا چارا

ناک سچ سوار نہارا

۹ سب مست سب تپ

تپ کرنے والوں کا تپ

نیکیاں۔ ادیکار

تدھی

سدھی

کے

کر م لے

۱۰ کہنے والا سوال کرنے والا

کیا مقدر رکھتا ہے کیا طاقت رکھتا ہے

اپنے پاس ادا دھن کی کیا ضرورت ہے

آراستہ کرنے والا گنتوں سے بھلنے والا

تیرے خزانے طرح طرح کے گنتوں سے

بھرے پڑے ہیں۔ مگر مسائل کی کیا

طاقت ہے (جو تیرے کم کے بغیر

کچھ یا کم البتہ جس کو تو خود بخود

اسے اپنے اور سادھن کی بھی کیا

حاجت ہے ستگور و نامک جی کہنے

ہیں کہ جو سب گنتوں سے یکتا کرنے

والا ہے۔ وہ سنیہ ہے یعنی ابدی

ازلی اور لاخانی ہے۔

۱۱

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

۲۷

۲۸

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

۳۳

۳۴

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

۴۴

۴۵

۴۶

۴۷

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

۵۴

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۷

۹۸

۹۹

۱۰۰

نوٹ :- یہ یاد رہے کہ اگر پراربدھ وشن ایائے اور
سادھن اسپھل رہیں تو سائل کو مایوس نہ ہونا چاہئے کیونکہ
شروع کئے ہوئے کرم کا ناش بھی نہیں ہوتا۔ دیکھو گیتا ادھیائے
۲ شلوک ۴۰ اور ادھیائے ۴ شلوک ۳۵ سے
سُن سنا کر سب کہتے ہیں کہ پرما تھا مہاں اور
سر **انفد** وراث ہے لیکن اس کا کشا نکار کیا
جائے تو حیاں پڑے کہ وہ حقیقت میں کتنا ادب تھا اور کتنا
رفیع الشان ہے اس کی بزرگی اور عظمت کی قدر و قیمت
بیان میں نہیں آسکتی کوئی نظیر نہیں ملتی جس سے اس کی بلندی
اور شان کا اظہار کیا جاسکے جو بیان کرنے کی قدرت رکھتے
ہیں وہ ذات میں اس قدر محو ہیں کہ لب نہیں کھولتے
شاید پرما تھا ہی خود اپنی مہانتا بنا سکتا مگر وہ اس قدر
محظوظ ہے کہ کسی پرانے گنوں اور مہانتا کا بھید کھلنے
نہیں دیتا اس وصال رچنا کو دیکھ کر شاید کچھ قیاس کیا جا
سکتا مگر شکل یہ ہے کہ رچنا کے وشتا کا انت کوئی نہیں پا
سکا پھر اس کی مہانتا کا اندازہ ہو تو کیونکہ یہ سب باخبر اور

ہو شند دل کی آگہی اور ہوشمندی، برتن کی قدر و قیمت کا
مہمانہ اس کی مہانتا کے بیان سے عاجز ہے گیتا دھبانی
ہو یا کوئی مہنتہ کامل، کوئی بھی اس قابل نہیں کہ لب واکر سکے
وہ پرشوتم نہ صرف وراث روپ ہی ہے گئی مذہان اور
گئی بکیر ابھی ہے اس کے گنوں کا وزن بھی ممکن نہیں رست
پریشوں کا ست، تپ کرنے والوں کا تپ، پراویکا اور
دوسری نیکیاں، سڈھوں اور بڑے بوڑھوں کا مان اور
پریشٹھا، سب گئی اسی کے خزانے سے ملے ہیں۔ گو یہ سب
گئی سادھنا کے بغیر حاصل نہیں کئے جاسکتے پراربدھ پر
تو راستہ میں کوئی رکاوٹ بھی حائل نہیں ہوتی بگیر بھی اس گئی
مذہان کی کیا نشی فرمودی ہے اس کے خزانے پر تپ کے گنوں
سے بھرے پڑے ہیں مگر کس میں طاقت ہے جو اس کی چشم کرم کے
اشادے کے بغیر کچھ پاسکے ہاں جس پر ہریان ہو کر وہ گئی بختا
جس میں خوش نصیب کے کیا کہتے! سنگور و دانک جی کہتے
ہیں کہ سوار نہا را یعنی یہ سب گئی دینے والا پرما ستی ہے
ایسی ازلی اقد لاتی ہے۔

آسا محلہ

- ۱۔ آکھاں جیواں و سرمر جاؤں اکھن اوکھا سا چاناؤں
- ۲۔ سپاچے نام کی لاگے بھوکھ ات بھوکھے کھائے چلیئے دھوکھ
- ۳۔ سپاچے نام کی تل و بیانی اکھن تھکے قیمت نہیں پائے
- ۴۔ نہ اوہ مرے نہ ہووے سوگ و نیندا رہے نہ چوکے بھوکھ
- ۵۔ جبہ سب ل کے اکھن پائے ڈوڈانہ پوٹے گھاٹ نہ جائے
- ۶۔ گن اے ہو، ہو نہ ناہیں کوٹھے، نہ کوہوانہ کو موٹھے

۷۔ خضم و سارے تے کم جات نانکے نافرے باجھ سناٹ

شہدار تھ

آکھاں	نام کا سرن کر دوں، مہا گاؤں	اکھا	مشکل کٹھن
جیواں	جیون میں تازگی آتی ہے، زندگی ملتی ہے	اکھاں جیواں دوسرے	نام کے سرن سے جیون میں تازگی آتی ہے
مرجاؤں	دیگر بوجھاتا ہوں۔ موت کا سامنا ہوتا ہے	مرجاؤں	ادھ کو تاہی سے پر بردگی، ارتخات

آکھن اوکھا سا چاناول اس کی یاد زندگی اور فراموشی
موت مگر مودہ مایا میں لپٹ
منش کے لئے نام کا جاپ
مشکل ہے۔

نوٹ۔ جب جی صاحب کی پوری سلا سے ۱۵۔ وہاں
کہا ہے۔ الیہ نام نہ نجن ہوئے جو کو من جانے من کوٹے یعنی
کوئی منش ہے جو نام بہن کا سادھن جانتا ہے۔ یہاں بھی
اس سے پہلے کہا ہے۔ ندھی ون سدھی کنے نیایا اس لئے
دھھی بودک پریم بھاوناسے جاپ کیا جائے تو جیون میں
پر یونین آتا ہے ورنہ نہیں۔

۲۔ لاگے بھوکھ خواہش پیدا ہو
اُت بھوکھ اُت یعنی اُٹ، ناش۔ بھوکھ کا
ناش۔ چاہ کا نہ رہنا۔

نوٹ۔ اُت تضاد کے لئے استعمال ہوا ہے۔ جیسے اکوشن
کے معنی اپنی طرف کھینچنا اکوشن کے معنی اپنے سے دور کھینکنا
کے ہیں۔

کھائے چلیئے کھاتے چلے جائیں
سلائے نام کی لاگے بھوکھ ایسے نام کی چاہ آئین مگر کوئی
اُت بھوکھ کھائے چلئے دوکھ اس چاہ کے ناش سے دوکھ اور
کشت کا سامنا ہونا چلا جاتا ہے

نوٹ تہ تیغ عالم میں قدرت نے ہر مقام پر غنا ہر
تزیین سے کام لیا ہے۔ جب ایک سے دو ہوا کرتے ہیں تب
سی کھٹ پٹ شروع ہوتی ہے۔ اس حالت میں دکھ اور شکھ
کیونکہ یہ دو پہلوئے ہول کے چنانچہ دکھ اور شکھ، سود و زیاں،
اس مایاوی دنیا کا معمول ہے جس سے کسی کو نینا نہیں مل سکتی
خواہ وہ مومن ہو یا کافر، وہ دان ہو یا مورکھ، اکیائی ہو یا گیتی
مگر فرق صرف اتنا ہے کہ ایک سبحان دکھ کو رھائے مولا
سمجھ کر اس کا نئے کو محسوس نہیں کرتا اور خوش رہتا ہے۔ خلاف
اس کے ایک انجان دکھ سے جلا اٹھتا ہے۔

۳۔ مائے (کلمہ ہے مخاطب کا) اے من!

سو کیوں دوسرے میری مائے اے من اور سچا مالک
سا چا صاحب ساچ تائے اس کا سچا نام میری باپ
سے کیوں اترے۔

ساجے نام کی تل وڈیاٹی اس سچے نام کی شمع بھر تو لیف
آکھئے تھکے تھیت نہ پائے کرنے کرتے لوگ تھک گئے تھک
مہنتو پیدل بیان نہ ہو سکی۔

جہ سب بل کے آکھن پائے اگر برہما نڈ کے سب پرانی بل کر
وڈانہ ہوئے کھٹ نہ جائے اس کی تعریف کہ نام شروع کریں
تو بھی ایسی شن میں کسی اضافہ کا
گمان ہو سکتا ہے اور نہ کی کا

نہ اور سرے نہ ہوئے سوگ نہ اس کے لئے محنت نہ ہوا نہ
دیندار ہے نہ چو کے بھوکھ ماتم، وہ سر ایک کہ بلاناغہ روزی
دنیا چلا جاتا ہے اس میں کھجی بھول
نہیں ہوتی۔

لے گئے اے ہوا! یہ گن گنتا سرا تم ہے۔
گن لے ہوا! خورنا نہیں کوئے اداہ ایک تباہ گن ہے، ایسا دانا
نہ کوئی ہوا نہ کوئی ہوئے نہ کوئی ادا ہے نہ ہوا نہ ہوئے نہ ہوئے

نوٹ۔ "ادور آہوا اور" اے ہوا! شجر سوچا کہ شبد
ہیں۔ جب یہ کی گئی کے کھاتے تھے میں تو اس گن کی مرادھی یا
دشمنی پر دلالت کرتے ہیں، جیسے "ادور ہو گیا" سے مراد ہے
بہت اونچے بھاگ اکھ طرح گن اے ہوا یا ایہو گن کا مطلب
ہے۔ یہ گنتا سر لیشٹ گن ہے۔

جروڈ آپ نہ وہ ظیری دات جس نے نہ راہ مایا گن کے برابر
جس دن کر کے کتنی رات دن بنا کر اتنی ہی لمبی رات بنائی
وہ آپ گنتا ہوا ہوگا احتیاطاً
آپ سچائی ہوئی ہی اس کی دین ہے

نوٹ۔ یہاں دن اور رات معمولی معنی میں نہیں آئے۔
گنتا ادھیا ہے اٹھویں کا، اداں شلوک ہے کہ "دن اودا
کو جاننے والے شخص پر سمیٹتے ہیں کہ سنت جگ، نہ تیا، دعا پر
اور کل بگ ان چاروں گنوں کا ایک مہایگ ہوئے اود

ہر ایسے ہزار مہا بیکوں کا سر صدر پریم دیوتا کا ایک دن ہے
اور ہزار مہا بیکوں ہی کی ایک نالت ہے، کیونکہ یہاں پریم
کی بڑی کا ذکر ہے جس لئے دن اور رات کا مفہوم بھی وہی
ہے جو پریم دیوتا کے دن اور رات کا ہے مراد ہے اپنی اور
پسے کی آیت ہے۔

مالک - سچی

کم ذات، کمینہ، بے اصل

جوتہ، مودکھ، بیج، نیت

ایسے مالک کتا گر بھلا دیا جائے

تو بے اصل اور کمینہ ہونے میں

کیا شک ہے سنگور و نانک

جی کہتے ہیں کہ وہ منش تیت ہے

جو نام سرن نہیں کرتا ہے

بھوکے نام کا سرن زندگی ہے اور ذرا مری

سرسر سویت مگر یہ سنسا ہی جو دنیا کے دھندلے

میں کچھ ایسا سچ رہتا ہے کہ اس کے لئے سرن بڑا دشمن ہے

نام کے سرن کے اشتیاق کے مٹ جانے سے جو دیکھ

پروکھ ہے جاتا ہے اس لئے دیکھ سے فوٹی کے لئے اس

کی یاد میں کبھی نہ آتی چاہیے۔

اے من! تو کیوں ایسے شدہ جیتن مالک کی یاد سے غافل

رہتا ہے؟ ایسا پر بھوکہ جس کی تل بھر مہا کا مہنہ پور دن بیان

نہیں ہو سکتا پر بھاند کے سب پرانی تل کر اس کی مہانتا کا
ورن کرے تو بھی اس کی شان میں نہ بھی اضافہ کر سکتا ہے اور
نہ گئی کا وہ ادبی ہے الہی ہے انت انت او مانا دی ہے اسے موت
نہیں ہے پھر اس کے نام کا گیا موقع ہو سکتا ہے اس کی عورت
تو کی جاتی ہے لیکن کبھی کسی نے اس کا فوہ یا مرثیہ نہیں لکھا
یا پڑھا وہ جیتے جیوت ہے سب کی سرور توں کو دھیان
میں رکھتا ہے۔ ہر ایک کو دعویٰ دیتا چلا جاتا
ہے بھوکہ نہ کبھی چھٹی نہیں وہ لافانی ہی نہیں لافانی بھی ہے
کوئی اس کی سمجھ سکی گا وہ نہیں بھوکہ جتنا بڑا وہ آپ ہے
انہی بڑی ہی اس کی دین ہے چوٹی سے لے کر ہفتی تک،
گرد سے لے کر شاہ تک سب کو شے جاتا ہے ایسے مالک
کو اگر بھلا دیا جائے تو کمینہ ہونے میں کیا شک ہے، اپنی اور
پسے کا وہی کرتا ہے جتنا بڑا اس پریم کا دن ہے اپنی اپنی
کا وعدہ مگر ہے۔ انہی بڑی ہی اس کی رات ہے یعنی پرے
کال ہے۔

سنگور جی کہتے ہیں کہ وہ منش تیت ہے جو نام کا
سرن نہیں کرتا اور اس کی یاد سے غافل رہتا ہے۔
اموہ مایا میں لپٹ مش کو اگر دن کو فرصت نہ مل سکے تو دن
رات کی اندھی ہی کے عمر دو جا رہی گھڑی کے لئے پر بھوکہ کی یاد
کر لیا کرے،

راگ گوجری مجلس ۴

۱۔ ہم کیر سکرم سنگور مرنائی کر دینا نام پر کا س
۲۔ گو رمت نام میر پران سکھائی ہر گیت ہم ہی رہ اس
۳۔ ہر ہر نام ملے تریتا سے تل سنگت گن پر کا س
۴۔ جو سنگور سرن سنگت نہیں آئے دھوکہ جیوے دھوکہ جیو اس

۱۔ ہر کے جن سنگور ست پر کھا بنو کر دگھو پاس
۲۔ میرے میت گور دیو کو رام نام پر کا س
۳۔ ہر جن کے دھوکہ گور دیوے جن ہر ہر دھوکہ پاس
۴۔ جن ہر ہر رس نام نہ پایا تے بھاگ میں جم پاس

۹۔ جن ہر جن شکور سنگت پائی نن دھرت لکھیا لکھاس ۱۰۔ دھن دھن سنگت جت ہر ریل پائی مل جن نانک نام پر گاس

شبد ارمہ

۱۔ ہر کے جن	ہری بھگت۔ جگیا سو منلاشی جن	گورومت نام میر اپان	گورو کا دیا ہونا نام ہمارے
بنو	وئے۔ بنی۔ پراستھنا	سکھائی	پرانوں کا ہمد م ہو
گورو	راہ نما۔ گیان پرکاشک	ہر کیرت ہری رہ داس	ادہری کیرتن ہی ہمارے راس پیلو
ہر کے جن سنگورست	اے جن کی راہ پر چلنے والے راہ روا	ہر سر دھوا	الشیوریں (انیت مشر دھوا۔
پیکھا	ایسے راہ نما کے پاس ہدایت کے لئے پراستھنا کرو جو سنگور اور	ہر بیاس	ہری درشن کی پرل اچھیا
	ست پرش بعد کسی غرض پرست کی طرف رجوع نہ کرو کہ وہ راہ زن سے کم ثابت نہ ہوگا)	ہر جن کے دھجھاگ ڈیرے	جن کے دلوں میں ہری درشن کی پرل اچھیا ہے
ہا کیرے کرم	نہایت چھوٹے جیو	جن ہر سر دھوا ہر بیاس	جو انیت مشر دھوا کھٹے ہیں
سرنائی	شرن میں آئے	الشیور بھگتوں کے بھاگیہ اوچیر	سے اوچیر ہیں۔
پرکاش	پرکاش کر	نرتپاسے	تہر پتھاسے۔ تین راہ یعنی کرم، اپاسنا اور گیان کی راہ سے
ہم کیرے کرم ست گورم	ہم نہایت حقیر اعداء ہیں	بل سنگت	سنگ سے
سرنائی اگر دھیا نام پرکاش	تیری شرن میں آئے ہیں اپنی دیا کر کے ہم پر نام کا پرکاش کر	گن پرکاش	گن پرکٹ ہوتے ہیں
میت	بھلائی چاہئے والا ستی جیرویش	ہر ہر نام ملے تریاتے	تر پتھاسے (لیکھا دھ کرم، اپاسنا بل سنگت گن پرکاش اور گیان سے) ہر نام کا پدارتھ ملتا ہے اور ست سنگ سے گن
مکو	مکھے	اچول بھتے ہیں۔	اچول بھتے ہیں۔
میسر میت گورو دیو گورام	گورو دیو تو میرا نیر اندیش ہے مجھ پر داس نام کا پرکاش کر	لوٹ	کرم کے احاطہ میں مختلف رسم درواں، گونا گونا پابندیوں کا لحاظ، حفظان صحت کے اصول اور جہیز تک
نام پرکاش	وہ نام جو ادھیکار دی گورو سے پاتا ہے۔	کرموں کا مشعل ہے۔	ہیں سے خود منطی کا ثبوت ملتا ہے دل و دماغ کی تربیت کے لئے کرم ابتدائی مرحلہ ہے جس سے مشر کرم و کرم، برائی بھلائی میں تمیز کی سکتا ہے۔ سداچار سے روحانی ترقی کی طرف مائل ہو سکتا ہے۔
گورومت نام	پرانوں کا سکھا ہے۔ پرانوں کا دکھشک ہے۔	دھیان کے ذریعہ پرانا کے ساتھ تعفن پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے بل میں دیا ہے محبت جو ش زن ہوتا ہے اور خودی کا	پرجہ چاک ہوتا ہے گن بن تو کیر نفس کا انہر بنی کر مل ہے۔
ہر کیرت	ہر کیرتن	نہر مادیہ بمفعل نشاط۔ راگ رنگ کی سمجھا۔	
رہ داس	گورومت نام میر اپان سکھائی۔	گورو کا دیا ہونا نام ہمارے	

شگورو ناکا جی کہتے ہیں کہ سب
سنگ ہی سے نام کی جیوتی کا
پیر کا شہ بنایا ہے۔

سری النقص - اے طالب حق! گورو کیوں شکوہ واد
پر ارتقا کر واکہ ہم عاجز اور حقیر ہیں اور پتھری شرم میں آئے
ہیں اپنی دیا سچے ہمارے ہر وہ میں نام کا پرکاش کیا کہ تو ہی ہماری
بھلائی غاؤں پتھری چاہنے والا ہے۔ نام ہی ہمارے پرانوں
کا غم ہو اور نام کا پتھری ہی ہمارے لئے محفل نشا طرب
جن کے دلوں میں آئینت شردھا اور پری درکشن
کی پرل اچھیا ہے ان کے بھاگیا اوچھ سے اوچھ ہیں یاد
حق یا نام کا شغل ترسچہ سے یعنی بیکار رہ کر کم، آپا سنا
اور کم گیان سے در رہ پوتا ہے اور ست سنگ سے
گن بھل جوتے ہیں جن پریشوں نے سو کہ تمام رس کا آنت
اٹھایا۔ وہم راج کی قید میں پھنسے رہتے ہیں ان کو موت
آزادی نہیں ملتی ایسے پریشوں کے جیوں اور جیوں آشاپر دھ
ہو وہ دھین ہیں جن کو پور و جہم کے سنگار و ش مست
کے فیض سے نام رس کا سرور نصیب ہوا اور شکوہ و
سے بکھار ہوئے سنگور و نانک جی کہتے ہیں کہ ست سنگ
سے ہر وہ میں نام کا پرکاش ہوتا ہے

راگ گوجری محکمہ

۱۔ کا ہے سے من چیتوہ آدم ہما ہر جیو ہریا
۲۔ میل پھر میں جنت آئے تا کا ندق آگے گردھریا
۳۔ میرے مادھو جی ست سنگت ملے سو ثریا
۴۔ گور پسا دیرم بدیا یا سو کھے کا ست ہریا
۵۔ جنن بیتا لوک است پتا کوئے نہ کس کا دھریا

مگر صفت سنگ ہر جہل میں ضروری ہے اس سے طبیعت
میں استخوانی پیدا ہوتی ہے ہر دمے کا گناہ کھلتی ہے اور گناہ اصل
ہوتے ہیں۔ بل بیا گردت نشکام کرم سے، و کشیپ یعنی انتشار
ایسا سنا اور بھگتی سے اور آدین یعنی حجاب گیان سے دور
ہوتا ہے۔ گوریانی میں لاواں کے عنوان سے بھی اسی چوتھی
بادشاہی سنگور و رام داس جی نے پہلی لاویں کہا ہے یانی
پہا وید دھرم دور ٹھہرو، یعنی اول وید حکمت کرم پر عامل ہونے
کی بدایت فرمائی ہے اس کے بعد اپنا، ویرا گیہ بھگتی
اور گیان کی طرف اشارہ کیا ہے۔

۷۔ حجم پائس جن ہر برس نام نہ پایا
بیم پائس۔ رتو دیوتا کی قبیہ
جن پر اقبال نے ہر کے نام میں کا آئندہ
نہیں لکھایا۔

نہ جہاگ بن جم پاپس
ان کے یقیم کی راستہ بھی تہہ ہے
۱۔ دھڑک
دھڑکار، دھڑکار

جیوئاس جیوئاس
جوست گورنگت نہیں گئے جوت گور کے سنگت میں نہیں
دھڑک جیوے دھڑک جیوئاس آتے ان کے جیون اور جیون آشا
پر دھنکا رہے۔

۹۔ دھرم لید و جہم سے آزاد سے

منک
بکھاس

اکیلا آؤش تہہ حکمانہ
 جن ہری ہنگوں کو شکار و
 کے دربار میں رسائی نصیب
 ہوئی ان کی جیانی میں پور و ختم
 ہی سے ایسا آؤش لکھا ہوا ہے
 است سنگ سے

دھن دھن ست سنگ م وہ دھنی می، دھنی می
 جس رس پایا { گو ست سنگ کے فیض سے
 ہر نام کا سرور نصیب ہوا۔

۱۔ ہر مردنق سنا ہے ٹھاکر کا ہے من بھوکہ یا
 ۲۔ اڑے اڑے سے کوساں نس ناچنے پکے چھریا
 ۸۔ نین کون کھلائے کون چکاوے من میں سمرن کر یا
 ۹۔ سب بندھان دس اسٹ سدھان ٹھاکر کزل دھریا
 ۱۰۔ جن نانک بل بل صد بل جانی تیر انت نہ پار لوہ یا

شہزادہ

اجتہاد
 ادم
 جہا
 پیا
 کا ہے رے من جتہ ۱۱ اے من اڈیم یا اڈیوگ و شیر تواد
 اڈم جہا ۱۲ ناقابل اعتقاد ہے کیوں ناخانی یوح
 بر سر جیو پیا میں گویا ہے رہتا ہر کھ و سر رکھ
 نوٹ ۱۳ اس پد میں سلیم و رندا کے مشہر پر زور دیا گیا
 ہے اڈم لجز بدیل میں اسے منہاں سے واضح کیا گیا ہے کہ
 جیو دیو کے آدھین ہے اور پیرا بدھوی پر دھان ہے۔
 اس نانک کا مطلب یہ ہے کہ اگر اڈیم ہو تو نشہ کام ووش
 پر یوحن مگر راجیک تا مسک اڈم اسٹوگ کسی پیر کار کے
 اسٹوگ کے میں میں اگر کیا ہوا اڈیم و شیر تواد ہے اس نے من میں
 مفصل رکھ کر کام کرنے والامت بن رگیتا ادھیائے شونک
 اچھے سادھنوں کا آپ یوگ کر کے سادھنی کے سادھنی
 ہوا اڈیم اگر دیو ووش اچھل رہے تو اس کے لئے جیت نہ کرنی
 چاہئے رگیتا ادھیائے ۱۸ شونک ۱۳ سے ۱۴ اس لئے جیت
 رہتا اڈیم کہ و شیر تواد سمجھا جائے کیونکہ یہ بھی ودھانا ہی کا
 ودھان ہے کہ جیو کو کم کرنے کا ادھیکار ہے جب کوئی کام
 و جا رہا ہو وگیکتی سے کیا جاتا ہے تو دیو بھی اثر انگلی ہوتا

ہے دنیا میں بہت سے پرانکار کے کام ہیں جن کو ہمیں اڈیم
 سے سراجام کرنا پڑتا ہے یہاں تک کہ آپا سنا لپچھا
 پاٹھ بھی بغیر اڈیم کے نہیں ہو سکتے۔
 ۶۔ نیل پتھر چٹانی پتھر سخت پتھر
 جنت آپاٹھے جیو جنت پیرا کٹھے
 نیل پتھر میں جنت آپاٹھے سخت سے سخت چٹانی پتھر دل میں
 جیو جنت پیدا کٹھے۔
 ۷۔ تار کا رنق اگے کر دھریا وہاں بھی داتا ان کو لندی بہت چارہ

۳۔ مادھو جی کلہر تلخا لب میرے پیارے
 میرے مادھو جی میرے پیارے ادم ہی (اس سٹوگ
 سٹوگ سنگت سے) یا راتنا ہے جس کو ست سنگ
 طے سو تریا پرامت ہوتا ہے۔
 نوٹ ۱۴ سادھو سنت مہانداؤں کی ہم جلیسیا نیز شاستر
 وکت کتھاؤں اور گورانی کا سٹنا یا شاستر فل کا آدھین
 ست سنگت ہے گا سے دھرم کر کے جو رکھا جائے تو کچھ
 مہانداؤں کا جو بھی ست سنگت کرے گا وہ اسٹوگ سے سنگ
 ہے گا ایک کے سادھو اتحاد پیدا کرنے سے دوسرے
 سے خود خود نا موافقت ہو جاتی ہے ست سنگت سے
 شونک یا گن سید اٹھتی ہے جو بتدیہ طلب یا جگسا سا میں
 منتقل ہو کر انسان کو کچھ نہ کچھ بنا دیتی ہے۔
 ۱۵۔ دھرم پد لافانیت ادھانی ترقی کے کئی مدارج
 ہیں جو آگم پید سے شروع ہو کر شونہ
 پیدا و پریم پیرا کہ ختم ہوتے ہیں۔
 شونک کا کٹھ سوکھی لکھو لکھو لکھو لکھو
 شونک کا کٹھ ہر پیرا پیرا گودولی کہ پیرا سے پریم بدھا مل ہوا گیا
 سوکھی کا کٹھ ہر لکھا لکھا لکھا لکھا لکھا لکھا
 شونک کا کٹھ ہر پیرا پیرا گودولی کہ پیرا سے پریم بدھا مل ہوا گیا
 سوکھی کا کٹھ ہر لکھا لکھا لکھا لکھا لکھا لکھا
 شونک کا کٹھ ہر پیرا پیرا گودولی کہ پیرا سے پریم بدھا مل ہوا گیا
 سوکھی کا کٹھ ہر لکھا لکھا لکھا لکھا لکھا لکھا
 نوٹ ۱۶ ایک پورا نانک در شانت ہے کہ کسی دور دوا
 گاؤں میں دو برہمن رہا کرتے تھے جو کسی سے گودولی نہ
 میں تھے ان کے یہاں جو بھی سادھو مہانداؤں آنا وہ اس کے

چن مکلوں کو دھو تے اور چن اترت کو سوکھی شاخوں پر چھڑک دیا کرتے تھے مگر ان کو ہر نہ ہونا تھا نہ ہونیں۔ آخر ایک دن خوبی قیمت سے سچے گورو دیو بھی آئے چن کے چن اترت سے شاخیں ہری ہو گئیں اسپر رہنوں نے اپنا منہ دھوا لیا اور سوکھے کا سٹ ہریا نے ضرب المثل کی صورت اختیار کر لی جس کے معنی ہیں بگڑی کا بن جاتا۔

۵ جننی جننی - ماتا
لوک سماج، رشتہ دار
سٹ پتر، بدیا
نبتا دوترا - استری - بیوی
دھریا ملکیت، قبضہ، بھر دوسرے
چن نپا لوک سٹ ماتا نپا اور سماج کے دوسرے
نبتا بندھن - استری اور بدیا
کوئے نہ کس کی دھریا کوئی بھی ایسا نہیں جس پر بھرو کیا جاسکے۔

۶ سبنا ہے ممکن بنا دیا ہے مقرر کر دیا ہے
سر سر دتی سبنا ہے پر ماتا دھڑا کر کے ایک
ٹھا کر کا ہے من بھو کر یا ایک پرانی کے لٹے روتی مقرر
کر دی ہے پھر تو کس لئے من میں
ڈر رہا ہے بچے چھوڑ آئے ہیں

بچے چھوڑا
اڑے اڑے سے دوسری پرندے اڑتے ہیں اور
کوسل اڑ کر صد کو س کی مسافت پر
چلتے ہیں وہ اپنے پیچھے اپنے
بچے چھوڑ آتے ہیں۔

۸ تن کون کھلا دے ان کو کون کھلاتا اور کون ان کی
کون چکا دے پوٹ بھرتا ہے وہ صرف من
من میں شرن کرپا یوں شرن کرتے ہیں اور اس

ادھیا تک سمرن سے پتا تھا خود بچوں کی بھوک مٹا دیتا ہے

۹ ندھان ندھی کی جمع، خزانے، نو پر کار کے

خزانے - نوذھی (۱) پدم (۲) مہاپیک (۳) سکھ (۴) مکر (۵) کچھپ (۶) ممکند (۷) کند (۸) نیل (۹) فرج

دس دسول - سب - سادی - جملہ - بیکٹی

اشٹ سدھان اشٹ بمعنی آٹھ، سدھان جمع سدھی

کی - آٹھ پر کار کی سدھیاں - یعنی کلاتا انما، مہما، گرما، لکھا - پراچی، پرکا

آتش اور آشتو کہ تل بمعنی ہاتھ، مٹھی - دھریا بمعنی قبضہ

سب ندھان مٹھی میں رکھا ہے۔ سب نوذھیاں

وہ اسٹ اور گوپی آٹھ سدھیاں پر ماتا دیو نے اپنے ہاتھ میں کر رکھی ہیں۔

ٹھا کہ کہ تل دھریا تنگو روتا تک جی کہتے ہیں کہ اے

جن نانک بل بل عدیل بیوا لیکن پر ماتا اتم پر میں

ہائے تیر انت نہ پا رہا دلیرا سینکڑوں بار تران جاگل

تیر کسی نے بھی اریا نہ ہی پایا

۱۰ من اجنتا جنک اڈیم رائیگاں ہے

ڈیو بارہتا ہے پر ماتا پر بھروسہ رکھ کہ وہ پر بھروسہ

کے انگ سنگ ہے وہ سخت سے سخت جھٹانی

پتھروں کے رگ دریشہ میں پیدا شدہ جو جھٹوں کو

بھی روزی پہنچا رہا ہے فکر روزگار غیث ہے پر دنگ

سے تعلق پیدا کر جو تجھے ست سنگ سے کہیب ہوگا

ست سنگ کے فیض سے بھینا تیر ادھار ہوگا گورو دیو

کی کرپا سے مشکلیں آسان ہو جائے گی - ناکامیاں اور

محرومیاں شاد کامیوں میں بدل جائیں گی - بگڑی بن جائے

گی اور تو اپنے اشٹ سے بھگا رہوگا - مان نپا، سماج

کے دوسرے بندھو بیوی اور بیٹا کوئی بھی تو ایسا نہیں جس پر نیکی کیا جا سکے غیروں کے بل پر کیا امید؟ پرمانہ سے نو لگا کہ اس کے ہاتھ میں ہر پرکار کے خزانے اور جملہ کمالات ہیں وہ تم کو فیکہ معاش سے آزاد کر دے اس نے ایک ایک پٹائی کی روڈی ہنڈ کر رکھی ہے پرندے اپنے نشیمنوں سے سبیکہ دھوں کو س کی مسافت پر نکلتے ہیں ادا مانے پیچھے لفظا بندہ بچے چھوڑ دیتے ہیں ان کو کون کھلاتا ہے اور کون ان کی پوٹ بھرتا ہے؟ سمرن کی برکت سے پستانا ان بچوں کی پرورش کا انتہام کر دیتا ہے جس کے ہاتھ میں سب سدھیاں اور سب ندھیاں ہیں اس سے کچھ بھی لپیڈ نہیں۔ سنگور و نانک جی کہتے ہیں کہ اے پستانا! تو دھنیسے تم پر میں سینکڑوں بار قربان جاؤں کوئی بھی تیرا منت اور آرزو پورا نہ پاسکا۔

نوٹ۔ اگرچہ کہا ہے کہ سہ نہم دادا گ بھی قاصر ہے نظر کی حسرت ایسے کہتے ہی حجابوں میں ہے یہاں کوئی مگر جب یہ پردہ اٹھ جاتا ہے تو جو اندر خود نشانی کی کیفیت کسی عاشق بے تاب کے دل و دماغ پر طاری ہوتی ہے وہ کوئی حسرت تو لا رہی جانتا ہے سہ کہہ چکی ہے باہر مجھ سے ٹرپ کر برق حسن کچھ خبر ہے دیکھنے والوں کی حالت کیا ہوتی یہ وہ حالت ہے جب ضبط کی تاب نہیں رہتی صبر و شکیب کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جاتا ہے اور طالب حیدر نے خود ہو جاتا ہے کسی ایسی ہی حالت میں یہ یارِ بند کہہ رہا ہے ہر ایک بند سے وعدہ بخودی ہر درستی کا عالم پیدا ہے آپ بھی ان کو پڑھئے گا بچے اور گائیے کہ ہر درگاہاں

راگ آس محلہ ۲ سو پرکھ

- ۱۔ سو پرکھ نہ رنجن ہر پرکھ نہ رنجن ہر گام اپارا
- ۲۔ سب دھیا و سب دھیا دے ندھ جی ہر سچے سچہ تہارا
- ۳۔ سب جیت تہارا ہے جی توں جیاں کا دانا را
- ۴۔ ہر دھیا وہ سنن تو جی سب دوکھ و سارن ہارا
- ۵۔ ہر آپے ٹھا کر جی ہر آپے سیوک جی کیا نانک جنت و چارا
- ۱۔ توں گھٹ گھٹ انتر سرب نہ تر جی ہر کوئی کچھ سنا
- ۲۔ اک داتے اک بھکاری جی سب تیرے چرچ دانا
- ۳۔ توں آپے دانا آپے بھکتا جی ہوں ندھن اور نہ جانا
- ۴۔ توں پارہیم بے انت بے انت جی تیرے جی توں گھٹ گھٹا
- ۵۔ جو سیوے جو سیوے ندھ جی جن نانک جن قربانا
- ۱۔ ہر دھیا و سب دھیا و سب دھیا جی سے جن جگ میں سکھو ای سے مکت بھٹے سے مکت بھٹے جن ہر دھیا یا جی جن توں جی کی بھیا
- ۲۔ جن سیو یا جن سیو یا میرا سرجی تے ہر پرکھ سپاسی
- ۳۔ جن نہ بھو ہر نہ بھو دھیا یا جی جن کا بھو سب گواہی
- ۴۔ جن سیو یا جن سیو یا میرا سرجی تے ہر پرکھ سپاسی
- ۵۔ سے دھن سے دھن جن ہر دھیا یا جی جن نانک جن بل جاسی

نند کی تاد سے ترم پیسا ہو اور ہر موٹے تن کی زبان پر نعماتِ نیرداتی رقص کریں۔

۱۔ تیری بھگت تیری بھگت بھنڈا جی بھرے انت بے انتا
 ۲۔ تیری انک نری انک کمیں ہر لوچا جی تپ تاپے جی بے انتا
 ۳۔ تیرے انیک تیرے انیک تھو ہو سمرت ساست جی کر کر پا کھٹ کم کم ننا
 ۴۔ سہ بھگت سہ بھگت بھلے جن نانک جی جو بھاوے میر سر بھگونا
 ۵۔ سہ تیرے اد پر کھ اپر نیر کرنا جی تھو جے وڈا اور نوٹی
 ۶۔ توں جگ جگ ایکو سداسد اتھو ایو جی توں نہی کرنا سوئی
 ۷۔ توں آپے بھائے سوئی ورتے جی توں آپے کرے سو ہوئی
 ۸۔ تھو آپے سر شپ سب پائی جی تھو آپے سرج گوئی
 ۹۔ جن نانک گن گا وے کرتے کے جی جو سب کا جانوئی

شیدار کھ

۱۔ تھو جی ہر سچے سر جنہا
 ۲۔ سب رجناسب بھڑا اور
 ۳۔ عین تیرا دھیان کرتے ہیں تیرا
 ۴۔ دھیان کرتے ہیں
 ۵۔ سب جیو تھو تھو کا تو ہی سوامی
 ۶۔ توں جیاں کا داناں
 ۷۔ سب جیو تھو تھو کا
 ۸۔ داتا ہے
 ۹۔ ہر دھیا و سنتو جی
 ۱۰۔ سنو امیری سنو ایشور کا بھن
 ۱۱۔ سب دکھ و سادہ کار
 ۱۲۔ کرو وہ سب دکھوں اور
 ۱۳۔ کلیشوں کو دور کر دیا ہے
 ۱۴۔ داس بھگت
 ۱۵۔ جنت
 ۱۶۔ بے بس
 ۱۷۔ ہر آپے کھا کر ہر آپے
 ۱۸۔ سیوک جی کیا نانک
 ۱۹۔ سیوک بھی وہ آپے سنگو رو
 ۲۰۔ نانک جی کہتے ہیں کہ بھلے بس
 ۲۱۔ داس کی کیا حقیقت ہے
 ۲۲۔ اندر

الف۔ پیکھ پُرش۔ وہ ذات جو ترس اور دکھ
 اور محیط کل ہے
 نوٹ۔ سنا کھینے پر کرتی اور پوش کو تمام دنیا
 کے بنیادی عناصر یعنی مول کا دن ماتا ہے۔ ایک اچتین
 ہے اور دوسرا سچتین۔ اگرچہ ان دونوں عناصر کو انلی اور ناز
 خود آزاد مانا گیا ہے مگر پر کرتی پرش پر غالب اگر گئے ناز
 سچائی رہتی ہے۔ لیکن گور بانی میں بنیادی عنصر یعنی مول کا دن
 قبول ایک ایشور کو مانا گیا ہے۔
 نرنجن
 الگا الگ
 پر کرتی سے رہت۔ بے لوث
 جو بدھی سے پر ہے جہاں
 فکر کی رسائی نہ ہو
 وہ محیط کل۔ پیارے اور محیط
 کل پر کرتی سے آزاد ہے بالکل
 آزاد ہے وہ لامحدود فکر کی رسائی
 سے دور ہے بہت دور ہے۔
 ۲۔ سب دھیا دے
 سب دھیا دے
 اے دیو اے ستیہ دیو اے
 سر شپ کے سر شپ!

نور منتر
 نور گھٹ گھٹ نور
 سرب نور منتر
 نور انبوہ کھکھانا

انتر رست۔ جس پر فی صلا اود
 دوسری حادی نہ ہو
 نو، ایک تو سر و دیا یک ہے
 جو ہر جگہ سمارا ہے تو گھٹ گھٹ
 کے اندر بس رہا ہے تو انتر رست
 ہے۔ اود نزدیک بھی، یہاں بھی
 ہے وہاں بھی۔

۲۔ سورج
 دھڑانا

اک دلتے اک بھکانی
 جی سب تیرے چوچ دھڑانا
 جیک ہے۔

۳۔ تون آئے داتا آئے
 گھگھاتی تون نہ دھون
 اور نہ جانا
 اکھ دکھانا

دان کرنے والا بھی تو اور دان
 کھانے والا بھی تو آپ ہی ہے
 بن تو تیرے تیر کی اود کو نہیں پہنچتا
 جان کی وضاحت کرنا۔ کھن کا
 پیشہ کرنا

۴۔ تیرا پریم بے انت ہے
 تیرے کھانے اکھ دکھانا
 جو سوئے جو سوئے
 تیرے جی جن نانک

تیرا پریم بے انت ہے
 تیرے کھانے اکھ دکھانا
 جو سوئے جو سوئے
 تیرے جی جن نانک

۵۔ تیرے کھانے اکھ دکھانا
 جو سوئے جو سوئے
 تیرے جی جن نانک

تیرے کھانے اکھ دکھانا
 جو سوئے جو سوئے
 تیرے جی جن نانک

۳۔ جن نہ بھوہر نہ بھوہر دھیا یا جی
 تن کا بھوہر سب گواہی
 جن نہ بھوہر نہ بھوہر دھیا یا جی
 تن کا بھوہر سب گواہی

جن نہ بھوہر نہ بھوہر دھیا یا جی
 تن کا بھوہر سب گواہی
 جن نہ بھوہر نہ بھوہر دھیا یا جی
 تن کا بھوہر سب گواہی

۵۔ سنے دھن سنے دھن
 جن نہ بھوہر نہ بھوہر دھیا یا جی
 جن نانک تن بل جاسی
 نانک جی کہتے ہیں کہ یہاں

سنے دھن سنے دھن
 جن نہ بھوہر نہ بھوہر دھیا یا جی
 جن نانک تن بل جاسی
 نانک جی کہتے ہیں کہ یہاں

۱۔ بھگت
 فوط بھگتی تو پرکار کی گھی گھی ہے
 کیرتن (۱۳) سمن رہی یاد سیمون (۱۵) آجیون (۱۶) دھندلے (۱۷) آجیون (۱۸) سمن رہی یاد سیمون (۱۹) آجیون (۲۰) دھندلے (۲۱) آجیون (۲۲) سمن رہی یاد سیمون (۲۳) آجیون (۲۴) دھندلے (۲۵) آجیون (۲۶) سمن رہی یاد سیمون (۲۷) آجیون (۲۸) دھندلے (۲۹) آجیون (۳۰) سمن رہی یاد سیمون (۳۱) آجیون (۳۲) دھندلے (۳۳) آجیون (۳۴) سمن رہی یاد سیمون (۳۵) آجیون (۳۶) دھندلے (۳۷) آجیون (۳۸) سمن رہی یاد سیمون (۳۹) آجیون (۴۰) دھندلے (۴۱) آجیون (۴۲) سمن رہی یاد سیمون (۴۳) آجیون (۴۴) دھندلے (۴۵) آجیون (۴۶) سمن رہی یاد سیمون (۴۷) آجیون (۴۸) دھندلے (۴۹) آجیون (۵۰) سمن رہی یاد سیمون (۵۱) آجیون (۵۲) دھندلے (۵۳) آجیون (۵۴) سمن رہی یاد سیمون (۵۵) آجیون (۵۶) دھندلے (۵۷) آجیون (۵۸) سمن رہی یاد سیمون (۵۹) آجیون (۶۰) دھندلے (۶۱) آجیون (۶۲) سمن رہی یاد سیمون (۶۳) آجیون (۶۴) دھندلے (۶۵) آجیون (۶۶) سمن رہی یاد سیمون (۶۷) آجیون (۶۸) دھندلے (۶۹) آجیون (۷۰) سمن رہی یاد سیمون (۷۱) آجیون (۷۲) دھندلے (۷۳) آجیون (۷۴) سمن رہی یاد سیمون (۷۵) آجیون (۷۶) دھندلے (۷۷) آجیون (۷۸) سمن رہی یاد سیمون (۷۹) آجیون (۸۰) دھندلے (۸۱) آجیون (۸۲) سمن رہی یاد سیمون (۸۳) آجیون (۸۴) دھندلے (۸۵) آجیون (۸۶) سمن رہی یاد سیمون (۸۷) آجیون (۸۸) دھندلے (۸۹) آجیون (۹۰) سمن رہی یاد سیمون (۹۱) آجیون (۹۲) دھندلے (۹۳) آجیون (۹۴) سمن رہی یاد سیمون (۹۵) آجیون (۹۶) دھندلے (۹۷) آجیون (۹۸) سمن رہی یاد سیمون (۹۹) آجیون (۱۰۰) دھندلے

۲۔ ایک، انیک
 "ایک" سے "انیک" مشت ہے،
 دونوں کے معنی ان گنت کے ہیں

ایک، انیک
 "ایک" سے "انیک" مشت ہے،
 دونوں کے معنی ان گنت کے ہیں

۳۔ تیرے بھگت تیرے بھگت
 صلاح تیرے جی ہر نانک ایک
 تیرے بھگت تیرے بھگت
 صلاح تیرے جی ہر نانک ایک

تیرے بھگت تیرے بھگت
 صلاح تیرے جی ہر نانک ایک
 تیرے بھگت تیرے بھگت
 صلاح تیرے جی ہر نانک ایک

کہتے ہیں کہ دھنیہ میں وہ دھنیہ ہیں میں ان پر لہا جاتا ہوں۔ پر تاہم کے بھندہ اشر دھا، پریم۔ انوراک اور بھگتی سے بھرے پڑے ہیں۔ بھن بھن دیتی سے اس کی بھگتی کی جاتی ہے گو طور و طریقی الگ الگ ہیں بانی اور بھنیں الگ الگ ہیں مگر پوچھا بھگتی اسی ایک پریم ہی کی ہو رہی ہے ان گنت تپ اور تپیا میں لگے ہیں۔ لا تعداد شر اور بھنا ستر کا سودھیا نے کئے شرم آدمی کھٹ سہیتی کے عمل میں مشغول

ہیں مگر خوش نصیب دھنیہ ہیں جن کی بھگتی کو وہ منظور کر لیتا دیا۔ تو رچیا کا خالق۔ لانا کی اور آدمی پرش ہے تو سب مہا کی کوئی تری بربری نہیں کر سکتا تری ذات دہی سے مت ہے تو شدھ جین ہے جو تجھے منظور کرنا ہے ویسا ہی ظہور میں آتا ہے۔ سب سرشتی کو تو ہی نے پیدا کیا ہے بنا کہ اسے مٹا نا بھی تو ہی ہے شکوہ دانا تک جی کہتے ہیں کہ میں سر جہا کے گن گانے میں لگن رہتا ہوں کہ منہ جیوں کا مکھ ادیش ہی ہے۔

راگ آسا محلہ ۴

۱۔ توں کرنا سچیا، مینڈا سائیں جو توں بھاؤ سوئی تھنسی
۳۔ سب توں سمجھنی دھیا یا جس نوں کر پیا کرین تن نام نہن پایا
۵۔ توں دریا دست چھ ہی ماہیں تھہن دو جا کوئی ناہیں
۷۔ جس نوں توں جانا نہن سوئی جن جانے ہر گن سہی کھ دھیا
۹۔ توں آپے کرنا تیر کیا سب مٹے نہ دھن دہ جا اور کو

۲۔ جو توں دیہ سوئی ہوں پائی
۴۔ گو کر کھ لا دھا من مکھ گویا نہ دھاپ وچھوٹا آپ ملایا
۶۔ جید جنت تہا کھیل و جوگ بل وچھوٹا سنجوگی میل
۸۔ جن ہر سو یان مکھ پایا سچے ہی سر نام سما یا
۱۰۔ توں کر کر ویکھے جانے سوئے جن ناگے گو کر مکھ پرگٹ ہوئے

شدار تھ

۱۔ مینڈا سائیں
تھنسی
توں کرنا سچیا
مینڈا سائیں
جو توں بھاؤ سوئی تھنسی
جو توں دیہ سوئی ہوں پائی
۳۔ تری
نوٹ:۔ ست، چت، اور آند۔ ست، راج، اور
نم = ایڈور، جیو اور پرکشی = برہما، وشنو اور مہیش =

سینوگ، ستھنا اور ویوگ = اگنی، گنی اور کرشن شکتی =
جیو دھاری (جیوانات) ورج (ربانات) اور جڑ پلا رتھ
(جمادات) = جاگرت، سوسن، اور سو شپتی = نیز گرم،
آپا سنا، اور گیان = یہ سب تری گن کی صورتیں ہیں، سارے
پرہیا ند میں یہ تری گن (ادکان ثلاثہ) اپنا کام کر رہے ہیں ان
گنوں کے مختلف درجوں کے امتزاج سے حکمت اور جگت
کی مختلف صورتیں پیدا ہوتی ہیں (ملاحظہ ہو گیتا اور بھیا نے)
دھیا یا
دھیہ سے ٹیکت کیا۔ یو دھو ورتی دی
مول یعنی نیپا دی سھا و دیا
نوٹ:۔ یہاں دھیا یا کے معنی ہوتی دھیا یا میں لایا کے
نہیں، مغربی عالموں کی تحقیق سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ جیوانا

اور تیا ناسی میں نہیں، جمادات یعنی جڑ پکڑتی میں بھی
یودھ ورتی کام کرتی ہے۔ حرکت، کشش، کیمیائی عمل،
بڑھنا گھٹنا، رد و عمل، یہ سب کیفیتیں دھید ورتی کا نتیجہ
ہیں۔

سب تری توں بھینھی دھیا یا سب تری گون کی صورتیں
جس توں توں کہہ پا کرے تن نام توہی میں ان سب کو توہی
رتن پایا نے دھید ورتی سے بھکت
کیا ہے جس سے گون میں
گونوں کا عمل ہو رہا ہے،
مگر نام کی دولت ایسے ہی
نہیب ہوتی ہے جس پر تری
کہہ پا ہوتی ہے۔

نوٹ۔ جب تک نگاہ اتنی ادنی نہ ہو جائے کہ وہ حقیقت
پر غالب نہ رہتی ہے۔ پرش جیو سروپ میں پکڑتی کا محتاج
ہوتا ہے اور طرح طرح کے مہاشب اور معصوبات جھپٹتا
ہے لیکن جس جیو پر پرماتما اپنی نوازش کرتا ہے وہ نام کے
ادھا رہیہ ہر ایک دستوں میں ایک ہی رسم کو اچھو کرنا ہوا
پکڑتی پر غالب آ جاتا ہے اس طرح ترنگن ایتیت ہونے پر
تیکسرتین سروپ ہو جاتا ہے اور یہ کیلہ یا یوہم بد ہے جو عشق
جینوں کا کشش ہے۔

طالب حق۔ گوروں شر دھار کھنے
والا۔

من مکھ من مٹی، بے پیر
لا دھا پراپت کیا۔ پایا۔ حاصل کیا
دھپوٹریا محروم رکھا۔ اپراپت رکھا۔ نہ ملے
دیا۔

مستفید کیا۔ پراپت کر لیا
اس نام کی دولت کو گدہ مکھ نے
پراپت کیا اور من مکھ محروم رہا اس
کو توہی نے محروم رکھا اور اس کو

ملا یا گورو مکھ لا دھا من مکھ
گوا یا گوا
اندھا آپ دھپوٹریا

آپ بلایا توہی نے مستفید کیا
نوٹ۔ جب اویکت برہم میں گن گھڑ کر گئے گن پریشد
سمجھا جاتا ہے توہی گن یا ویکت پریشد ویکت پریشد
پیدا کرتا ہے اور وہی سب لوگوں کے دل میں رہ کر ان سے
سادے کام پر کرتی کے گنوں کے ادھا رہ کر آتا ہے۔
جانداروں کے دل میں عقیدت پیدا کرنے والا وہی ہے۔
جانداروں کی خواہشات کا ترہ رہے والا وہی ہے۔ من مکھ
جو نہ آئین قدرت نیز مراد اسے بے بہرہ کہہ کر کام کرتا ہے اس
نے ناکام رہتا ہے اور گورو مکھ اصول پرست ہونے کی وجہ سے
شاد کا می سے ہمکنار ہوتا ہے۔

۵ دریا د مہاساگر، بحرنا پائیدار کنار
دو جگ مل ویوگ دش۔

توں دریا د سب تھم ہی اے دیو! تو یا مہاساگر ہے۔
ماہینہ۔ تجھ ہی دو جا جس کے واس میں سب نہاد گزرتی
کوئی مہا سینگہ میں جو کچھ ہے وہ تو ہی تو ہے بڑے

جیہ جنت سب تیر کھیل سوا کوئی دوسرا نہیں جو ابھڑا
دو جگ مل دھپوٹریا میل اٹھتا ہے تو کوئی ڈیوگ دش جیہ
ہو جاتا ہے اور کوئی مہینوگ

دش وصل کا ترہ پاتا ہے
پر تیکے دیتا ہے۔ گیان دیتا ہے۔

۷ جانا سینگہ ہر گن ہر کانام اور روپ
سدیہ، ہمیشہ

تادول اور تفسیر کر سکتا ہے۔
جس کو تو پر تیکے دیتا ہے اسے ہی

گیان برات ہوتا ہے
اور وہ ہی ہر کے نام اور روپ

تادول کر سکتا ہے۔
جس لوگوں نے ہری پوجن کیا ان کو

سکھ بلا اور ان کے ہر وہ میں
آسانی سے نام نے گھر کر لیا۔

۸ جن ہر سیویاتن سکھ پایا
سکھ بلا اور ان کے ہر وہ میں
آسانی سے نام نے گھر کر لیا۔

سبھی ہی ہر نام سما یا
۹۔ توں آپے کرنا تیر کیا
سب ملوئے
تو خالق مطلق ہے جو کچھ ظہور میں آ
رہا ہے وہ تیری قدرت کا کرشمہ
ہے کوئی دوسرا تیسرا ہمسر نہیں

۱۰۔ توں کر کر دیکھ جانے سوئے
جن نامک گورنک پر گٹ پٹے
تو بنانا کر اپنی رچت سرشتی کو
دیکھ رہا ہے سنگور و نانک
جی کہتے ہیں کہ اس بھید کو وہی

جانتا ہے جو گورنک کا پدیا تا ہے
سوا ہی تو خالق ہے برحق ہے اس تری گن

سرل ارتھ۔ آتمک پر کرتی کا تو ہی خالق ہے جو تجھے
منظور ہوتا ہے دلیا ہی پر کرتی تھیں کرتی ہے جس گن سے تو نے
مجھے منصف کیا ہے وہ میں نے تم ہی سے پراپت کیا ہے۔
سب تیری گن کی صورتیں تو ہی ہے اور تو ہی نے پر کرتی کے
مختلف پیدا رکھوں کو بودہ دنی سے بکرت کیا ہے جس پر تیری
کرپا ہوتی ہے نام کی دولت دہی پاتا ہے جو گورنک کے حصہ

میں آتی ہے کیونکہ وہ پر کرتی کے پوہا رہیں ایک ہی تیریا دی جو ہر
کو دیکھتا ہے من مکھس سے خروم رہتا ہے۔ دیو! تو اپا دساگو کا
پرواہ ہے جس میں سب جپو جنتو بلورے لے رہے ہیں جب
جوا بھانا اٹھتا ہے تو کوئی دیوگ دش الگ ہو جاتا ہے اور
کوئی سینوگ وش دھل کا مزایا تا ہے۔ یہ سب گیان اسی گورنک
کو پراپت ہوتا ہے جسے تو خود پرستے دیتا ہے وہی تیرے نام
اور روپ کی ناول بھی کر سکتا ہے۔ اس ترگن حکمت کا تو ہی
کہتا ہے جو کچھ عالم وجود میں آ رہا ہے وہ سب تیری قدرت کا
کرشمہ ہے کوئی تیرا ہمسر نہیں۔ سنگور و نانک جی کہتے ہیں
کہ تو ہی اس کائنات کا خالق ہے۔ بناتا ہے اور دیکھتا
ہے مگر اس رہسید کو وہی جانتا ہے جس کے سر دے ہیں
گورنک کے گن پر گٹ پٹے ہیں۔

اس محلہ ۱

۲۔ پنکج موہ پگ نہیں چالے ہم دیکھاں نہ ڈو بیا لے
۳۔ من ایک نہ جیتیں ٹوڑھ منا ہر سر تیرے گن گلیا داو
۴۔ نہ ہوں جیتی سنی نہیں پڑھیا مگر مکھ دھا جنم جھٹیا
۵۔ پرن دت نانک تن کی سرنا جن تول ناہیں دوسریا

تنت سرورڈے بھٹی لے نواسا اس جگہ ایک تال ہے۔
پانی پاوک تنہ کیا وہاں بھی وہی آپ نواس نے
رہا ہے جس نے بادل اور
بھٹی پیدا کی ہے جس نے جل
اودا گئی کو اپن کیا
نوٹ :- ماسبق بیوں میں دیا یعنی بحر ذخار کا ذکر آیا ہے
جو برہم اور برہماند سے متعلق ہے۔ یہاں سرورڈے سے مراد

۱۔ تنت
سرورڈے
بھٹی
پانی
پاوک
لے نواسا
تنتہ
اودھر وہاں۔ اس جگہ
سرورڈے تخفیر ہے یعنی تالابی
ہووا۔ ہے
جل۔ بادل۔ لونڈ
آگ۔ بجلی، توانت
نواس لے رہا ہے، قیام کر رہا ہے
جس نے

ہندو اہم جیو ہے۔ گنیر جی نے اسی خیال کو یوں ادا کیا ہے
ہندو سما ناسدھ میں یہ دیکھے سب کوئے
سندھ سما ناسدھ میں برلا جانے کوئے
جل اور اگنی اس رچنا میں خاص اہمیت رکھتے
ہیں۔ جل کی معاونت سے مختلف صورتیں اور شکلیں
ہیں کہ عالم شہود میں آتی ہیں اور اگنی گرمی پہنچاتی ہے جس سے
زندگی قائم ہوتی ہے جس طرح کسی انجن کے کل پیرزوں کو
بروشے کا دلانے کے لئے پانی اور آگ کی احتیاج ہے اسی
طرح اس ہند کی مرکز گرمی کے لئے حرارت مغربی کی ضرورت
ہے۔ دھرم حرارت ختم ہوئی اور ہریاتی ٹھنڈا ہو گیا۔ سنگرد
ایسی فرمائے ہیں جس نے جل کی ایک بوند سے میت کھڑا کر کے
اسے حرارت بخشی اور سرگرم عمل کیا وہ خود اس میں سارا
ہے۔ ایک مہاساگر ہے جس کی ہستی پر مختلف
صورتوں کی نمود ہو رہی ہے غالب نے کیا خوب کہا ہے
ہے ششلی نمود و صورت پر دو جو یکسر
یاں کیا دھرا ہے قطرہ و موج و حساب میں

۲۔ پنج گچھ سے لکھڑا ہوا

میرے قدم غرق ہو جاتے ہیں نہایت نرم سارے
دوبی آئے رما یا روپی اکھیر سے لکھڑا ہوا
پنج گچھ نہیں قدم اس قدر رفتی ہوئے ہیں کہ چلنے
چالے ہم دیکھا نہ دوبی آئے سے مضد ہم جب ہم اپنی اس دشا
کو اچھتے ہیں تو نہایت شرمسار
ہوئے ہیں۔

۳۔ موڑھ گن گلبا

کابل آسے گن گلبا
اسے غافل سن: تو نے پرمانا کا
چیتن نہیں کیا جس سے قہارے
سب گن گلبا ہوئے
موہ مایا میں چھپا ہوا۔

نہ ہوں جیتی سستی نہیں پڑھیا نہ جیتی سستی حمل اور نہ بندھنا
معدکہ مگر صا جنم بھیا جیون معدکھنا اور موہ مایا میں
گزر گیا۔

۵۔ ہرین دت ہرین معنی تیکا۔ دت یعنی مانند تیکے
کی مانند۔ عاجزی سے۔

ہرین دت ناناگ تن کی مرنا سنگو رو ناناگ جی کہتے ہیں کہ
جن تول ناہیں دیریا میں نہایت عاجزی سے ان کی
شرن لیتا ہوں جنہوں نے تم کو
دل سے نہیں بھلایا۔

۶۔ اس تالاب میں یعنی ہند میں وہی تو اس نے دیا
سرال اکھ ہے جس نے پانی اور آگ کو پیدا کیا جس
نے جل کی ایک بوند سے میت کھڑا کر کے اسے حرارت بخشی اور
سرگرم عمل کیا۔

یہ جیو بھی اسی برہم کا اش ہے۔ یہ اتنا اسی
سرا پاؤں سے پرکاش لے رہا ہے مگر ہمارے قدم
مایا روپی آلاشیں سے اس قدر ذوق ہو گئے ہیں کہ
برہم پرکاش کی طرف نہیں اٹھتے جب ہم اپنی اس
کمزوری کو دیکھتے ہیں تو شرم سے ڈوب مرتے ہیں
افسوس! اسے من: تو نے اس پرمانا کا ایک بار بھی
چیتن نہیں کیا جس سے تیرا برہم گن گلبا ہو گیا
ہے۔

میں نہ جیتی سستی حمل نہ بندھنا۔ سارا جیون
معدکھنا اور آسیر میں کھو دیا۔

سنگو رو ناناگ جی کہتے ہیں۔ کہ دھنیا میں
وہ جنہوں نے تم کو نہیں بھلایا جو ہر دم تمہارا چیتن کرتے
ہیں۔ میں نہایت عاجزی سے ان کی شرن لیتا ہوں۔

۷۔ جی صاحب کا اردو ترجمہ از فقیر سرداری مال جی
انگرتھ۔ قیمت ایک روپیہ
رسالہ اوم دہی سے طلب کریں۔

۱۔ محملہ ۵

۱۔ بھٹی پر اپیت مانکھ دیہر یا گوئید ملن کی اینٹیری بریا ۲۔ اور کلج تیرے کہتے نہ کام بل سادھ سنگت بھج کبول نام
۳۔ سرن جام لاگ بھو جل ترن کے جنم برتھا جات مانک کے ہڈ ۴۔ جب تپنجم دھرم نہ کیا یا سیدو سادھ نہ جانیا ہر راٹیا
۵۔ کہہ مانک ہم نیچ کر ماں سرن پڑے کی راکھو سراں

شبد ارکھ

۱۔ مانکھ دیہر یا منش دیہر منش ثریہ انسانی جسم

بادی، مویج

بھٹی پر اپیت مانکھ دیہر یا تم منش دیہر پر اپیت ہوئی ہے۔
گوئید ملن کی اینٹیری بریا جو ماتما سے ملنے کیلئے نادر مویج ہے
نوشہ :- اس موجودات عالم میں گونا گونا رنگ کے جسم
قسم شکل کے وجود اور دیرا رہتے ہیں۔ جیتن بھی اور سچیتن بھی
اگر جیسا کہ گورانی میں کہا گیا ہے اسب ہی میں ایک آتم
دیو کا واس ہے تو پھر منش جنم ہی کو کیوں ذہنیت دی گئی ہے؟
یہ درست ہے کہ آتم دیو ہر جگہ ہر ایک دروید ہر

بدرتھ اور ہر دستوں میں ہے مگر نام اور روپ دلے کوش
غلات کی ساخت کے فرق سے اس میں جاندارا دلے
جان کا فرق پڑ جاتا ہے۔ چونکہ آتما نرگن اور اسنگ مانا
گیا ہے اس لئے من، بدھی وغیرہ نام اور روپ دلے
ذرائع (آن سے) پران سے منوے، گیان اور آندے کوش
کے بغیر بے جان بدرتھ کچھ بھی نہیں کر سکتے اور یہ ذرائع یا

اسباب منش جنونی کے علاوہ اور کسی وجود میں بھی — ذی
جس نوبالے جس — بدد جو آتم یعنی فوری طرح حاصل نہیں ہوتے
اس لئے منش دیہر یا شریر افضل مانا گیا ہے۔ یہ منش منش ہی
کو بلا ہے کہ وہ روحانی ترقی کی طرف منش ہو سکتا ہے ورنہ شریر
کی مملکت محروم ہو منش اور جانو بدل بدلوں ہی کے حصہ
میں آتی ہے

۳۔ سرن جام لاگ سرن اور جام کی سندھی ہے جام

معنی گھڑی،

شرن یعنی آشر لاگ یعنی پریم
اور لاگ — پریم اور شرے سے پریم
لاگ یعنی مالک کے چون شرن کی ذہن
یا جتنی کر

بھو جل ترن کے
جنم برتھا جات
رنگ مایا کے

اور لاگ
سرن جام لاگ بھو جل ترن کے
جنم برتھا جات رنگ مایا کے
کی چون شرن کی ذہن کیا کر د
ورنہ اس مایا کے گنوں پر فرافیت
ہونے سے منش جنم بے فائدہ
چلا جا رہا ہے۔

۲۔ اور کلج ترے کہتے نہ کام
بل سادھ سنگت بھج کبول نام
نام کا کیرتن کیا کر د۔

سنجم

سنجم — اندر لوی کیس میں رکھنا
نشیہ نفس، دھیان، ادھارنا
اور سادھی کا سادھن

پرمانا

ہر راٹیا

جپ تپ سینم دہرم نکمایا
سینو اسادھ نہ جانیہا ہر لائیا
نہ جپ نہ تپ اور نہ سینم
اور نہ دھرم ہی کا کوئی کام
کیا نہ سادھو سینو اگر سکا
اور نہ پرمانا کا گیان ہوا
۵۔ کہہ نا تک ہم نہ جگیاں
سرن پڑے کی راکھو سرن
ستگور و نا تک جی کہتے ہیں
کہ ہمارے کرم ادائے ہیں دیو
ہم تمہاری شرمن میں آئے ہیں
لاج رکھ لو۔

۱۔ من! من! من! ہر دور شغور کے
سہل ارتھ لئے ایک نادار مرنے ہے۔ ست سنگ
ہیں شامل ہو کر ہری گیتن کیا کر دیکھو نہ نام سرن کے علاوہ
اور جتنے دنیاوی کام ہیں وہ اونے ہیں۔ اس بھوسا گر سے

پاراسر نے کے لئے پری لودن پر ماتما کی شرمن لودن
اس جدوجہد کی دنیا میں تھا اور جیون بے سود چلا جا رہا ہے
مایا تو تمکین و موش پر ڈاکہ ڈالنے والی ہے۔ اس جادوگنی
کے دام ترویر سے بچنا ہی موش بندی کی دلیل ہے۔
اُس جیون کا کیا لالچ جس میں جپ نہ تپ نہ
سینم اور نہ دہرم ہی کی کمائی کی گئی ہے نہ کسی سادھو
سنت کی سیدھا اور نہ ایشور بھگتی۔
ستگور و نا تک جی کہتے ہیں کہ دیو! ہمارے
امثال بہت اونے ہیں تیری شرمن میں آئے ہیں ہماری
لاج رکھ لو کہ تمہاری شان عطا سے ہیں یہی آشا
ہے۔

ایک اونکار سری دا گورو جی کی فتح

پانشاہی دسویں مینی چوپی

ہوں۔ زیر نظر جو میٹیں اسی سگن برہم کے ایک روپ
اشٹ دھورج درگا کی ارادھنا کی گئی ہے چنانچہ
روایت پر اگر یقین کیا جا سکتا ہے تو دن چند ہی کے
روپ میں پرگٹ ہو کر بھگوتی نے دشمنیت تپا کو درشن
دیئے۔

چشم معنی سے کام لے کرل

جو حقیقت ہے وہ ہے عین مجاز

ہماری کردہا قضاے رجھا ہمارے سہائی ہو کر ہمارے رکھنا
کیجئے۔

لورن جو عجزیت کی اچھیا

تو چرخ من زہے ہمارا

اپنا جان کر پرت پارا

ہمارے دل کی مراد پوری ہو

ہمارا من تمہارے چرخ میں ہے

اپنا جان کر پرت پارا

رٹوٹ ہول پر برہم نہیں ہے اور کسی کی مجال نہیں کہ اس
میں کوئی گن بھی سخت کر سکے۔ ستگور و نے جپ جی
صاحب کی پوری کے میں صاف کہا ہے "نہا کوئے نہ
سمجھے جس تر گن کوئے کرے"۔ پھر یہ سگن برہم کیا
ہے جسے گورانی میں موشی کا خالق، رچیم کیم اور بھگتوں
کا رکھنا کہا ہے۔

اس موضوع پر درشن اور انیشدول میں وضاحت
سے رتی ڈالی گئی ہے اور ان پیش کردہ معلومات پر غور فرما
فلا ستر بھی ایمان لا رہے ہیں کہ تر گن ہوتا ہوا گنوں کا خالق
ہے اس لئے سگن ہے۔

کیا گیتا میں نہیں کہا گیا کہ جو پرانی میرا جس روپ سے
بھی تصور کرتا ہے میں اسی روپ سے اس پر پرگٹ ہوتا

ہم سے دشت سبھے تم گھاؤ
بہار سے سب بدخواہوں
آپ ہاتھ دے مجھے بچاؤ
کو بر باد کیجئے
سکھی سے مورد پر دارا
ہمارے سہانی تہہ کہ ہماری
سیوک بکھ سبھے کرتارا
رکھنا کیجئے
میرا پر وار
میرا سب سبھے کرتارا
نیز میرے سب سکھ انویا
آدھ سب کو بھی
میرا ہاتھ دے کہ ہماری کھنا
کیجئے
ہمارے دشمنوں کا آج سنگھار
کیجئے
ہماری امیدیں پوری ہوں
تیرے بھجن کی کامنسا
تمہیں چھڑا دے گا اور دھیان
خوابش
جو رہا ہوں سوئے تے پاوں
میرا دل سے
سب کو سکھ ہمارے تاریں
انار تے
ہمارے شتر و دل کو چن
چن کر ماریے
آپ ہاتھ دے کہ مجھے انیت
کیجئے
مرن کال کا تر اس نور میے
خون دے کیجئے
ہم جو سد ہمارے بچتا
یکش کا دل کا
میری اسد جھوٹو چھتا

اشٹ دیوی جی رکشا
راکھ لیمو مو پے راکھنا
صاحب سنت بہائے پیار
مالک سنتوں کے مدگار
دین بندھ دشمنوں کے ہتھ
نزدوں کے مدگار۔ بدخواہوں
کو مارنے والے
تم ہو پوری جیت دس کنتا
چودہ پریوں میں طبقہ کے مالک
کال پائے برہما پ دھار
سم پر تم ہی نے برہما کا وجود
سم یاگو سر پر دھار کیا
کال پائے سو جو اوترا
اور سم پر تم ہی نے شوجی کا اوتار کیا
شوجی اوتار کیا
کال پائے کہ میں پر کا سا
سم پر دشمنوں کی صورت میں جلوہ
دشمنوں کے وجود میں رکھا کیا
افرو دے
سکل کال کا کیا تھا سا
اور سب زمانوں میں دست میگ
سب زمانوں کا کھیل
ترتیا اور دوا پر تم ہی نے اوتار
لے کی کھیل کیا
جون کال چوگ سو کیو
سم انکول شوجی کو زلی پو گیشور کیا
سم انکول شوجی
بیدار برہما جو تھپو
برہما جی کو اپو روید کا ادھشٹا
فوسٹا۔ جون کے متی ہیں دیگ، پرواہ، ادھار۔ کال میں
ہم سے سم کے پرواہ میں بھی سم انکول آفریش کائنات پر
وقت پر شوجی کو تو پو گیشور کیا جس سے بھیا سی اوک ٹکینوں
کی یا جینا کرتے ہیں اور برہما جی کو اپو روید آجاریہ
جون کال سب جگت بنا پو
اس کال سے پرواہ میں سب
جگت کو اتین کیا
دیو دیت چھن اچھا پو
اور دیوتا۔ دیتیا اور ہمیش پو
یکش پو پو
کے
آدانت ایچہ اوتارا
سب لوک اور پر لوک کی رچنا

لوگ پر لوگ سرشت۔ رچنا کر نیلا کرنے والا
سوئی گورو سمجھو ہمارا ایک ہی ہے اُسے ہمارا گورو
سمجھا ہائے
نمسا کرتے ہی کو ہماری جس نے سب مخلوق کو آپ
آراستہ کیا ہے۔
سنگ پر جان آپ سواری اُس ہی کو ہماری نمسا کر ہو
سب مخلوق آپ آراستہ کیا
سیون کو سو گن سکھ دیو اپنے سیون کو کلیان کاری
سیون کی کلیان کاری سکھ دیا۔
استرن کو پل میں مدھ کیڈ اور دشمنوں کو پل بھر میں کاٹ
دشمنوں کو کاٹ دیا دیا۔
گھٹ گھٹ کے انتر کی جانت وہ ہر ایک دل کا حال جانتا
ہے۔
بھلے بُرے کی پیر پھانت نیک اور بُرے کے درد کو
پہچانتا ہے
جیوتی سے لے کر بُرے آکار دے لے لکھی تک
سب پر کر پا دشت کر چھوڑا
سنتن دکھ پائے تہ دکھی سفت اور سادھووں کے
سکھ پائے سادھن کے نکھی دکھ پائے سے وہ دکھی ہوتا ہے
اور سکھ پانے سے سکھی
ایک ایک کی پیر پھانے وہ ہر ایک کے درد کو سمجھتا
گھٹ گھٹ کی پٹ پٹتی ہے ہر ایک کے ظاہر اور باطن
کو پہچانتا ہے۔
جب اُد کر کھرا کرتا رہا جب پر ماتمانے آکرش یا
پر جادھرت تب دیہہ اپارا قوت خاوجہ سے کام لیا تو
لاحدود خلقت نے وجود
دھارن کئے
نوٹ: پر کرتی کے ظہور کے سلسلہ کو گن آکرش اور اخفا

کو گن آکرش کہا جاتا ہے آکرش کے معنی میں اپنی طرف
کھینچنا اور آکرش کے معنی میں اپنے سے دور پھینکنا
جب آکرش کرت ہو کھوں جب آکرش یعنی قوت اٹھال
آکرش سے کام لیا
تم میں ملت دیہہ دھسھو تو سب دیہہ دھاری تم میں
دیہہ دھاری مل گئے
جیتے بدن سرشت سب سے سرش نے جتنے بھی وجود
دھارن کر رکھے۔
آپ اپنی لوجھ اٹھارے ہیں ان سب کو اپنی مرضی سے
مرضی تتر تتر کر دیتا ہے منتشر کر دیتا ہے
تم سب ہی تے رہت زالم تم سب ہی سے الگ رہتے ہو
نراے الگ اس بات کو دید کے گیتا
جانت بید بھیدا اعلم راز آشا اور نکھتس جانتے ہیں
بیدی بھیدی سرشت نکھتس
نرنکار تر نکار نرنیہ تم نرا کار نرد کا اور نرا دھار
آکار سنتہ وکار ریت آدھار کرت ہو۔
آدانیل انار اسجھ تم ناد دی ہو اور سردا شدھ
پوتر امانگ پوتر اود اسنگ ہو
تا کا موڑھ اچار ت بھیدا ایک اٹھوی اُن پٹھہ ایسی ہی
راڈ رانڈی باتوں کو ملند آواز سے
جا کا بھید نہ پاوت پیدا کہتا ہے جن کا بسیہ وید پاٹھی
نہیں پاسکتے۔
تا کو کر یا ہن الومانت اُس کو بھتر کی مورت میں گول
وشتو پرمانت کرتے ہیں اٹھل سے اوشتو پرمانت کرتے
ہما موڑھ کچھ بھید جانت وہ ہما موڑھ ہیں اور حقیقت
سے نادا قف ہیں۔
ہما دیو کو کہت سدا سو سدا کلیان کرنے والے ہما دیو
اشنگ بھیں دھاری جو کو اشنگ بھیں دھاری کہتے ہیں
سدا کلیان کر نوالا ہے اٹھل جو نرا کار ہے اُسے بھیں
نرنکار کا چیت نہیں بھو سے کیا مطلب ہے پر موڑھ

نرمکار کی ذات کا جھید کب جانتے ہیں؟
 (نوٹ) انومانت میں ان اور ماننت کی سندھی ہے ان کے
 معنی دشمنو کے ہیں۔ یہاں دشمنو اور دشمن کی ذات کا بالترتیب
 بیان ہے کیونکہ دشمنی کی صورتی پوجا کی جاتی ہے۔ اچ ان اوند
 کل پیمانہ کے نام ہیں۔ مراد ہے برہما، دشمنو اور ہمیش۔ ان پہا
 نئی سہاس نہیں اس سے معنی غلبہ ہو جاتے ہیں۔
 آپ اپنی بدھ ہے جیتی
 برنت بھن بھن تودہ متی
 جی جی کسی میں غفل اور سمجھ
 ہے ویسی بھن بھن طور طریقہ
 سے تیرا بیان کرتا ہے۔
 تمہارے دشمن کی طرف نظر
 کرنے سے اس بات کا انومان
 نہیں ہو سکتا کہ یہ دشمن اور میں
 کس طرح ترتیب دیا گیا
 ایک ہی بے مثال سندھ
 روپ ہے جو کبیں گدا ہے
 کہیں رام اور بھونتی
 اندج، جراج اور سیدج
 کو بنا کر بھو اور بھو رچنا کو بھی
 کھڑا کر دیا
 کہیں پھوون کا رام یعنی
 راج کنفل بھو بیٹھا ہے
 اور کہیں سمٹ کر نہایت
 باوریک سا کاشن بن کر
 رہ گیا ہے
 یہ تمام کائنات جس
 میں گونا گوں رنگ اور
 روپ کی صورتیں ہیں
 ایک دیدہ و در کے لئے
 تمرا لکھنا نہ جلتے لپسارا
 و نشانہ
 کہہ بدھ سجا پر تھم سندھ
 کس طرح آدمیں
 ایک روپ انوپ سروپا
 بیتال سندھ روپ
 رنگ بھو اور کہیں بھوپا
 رام بھونتی
 اندج جیرج بیتج کینی
 اندے جیو سے لپنے سے
 ات بھو کھان بھو رچ دینی
 زمین کے بھٹنے سے متعلق
 کہوں بھو ل راجا بھو بیٹھا
 راج کنفل
 کہوں سمٹ بھو بھو کر اکیٹھا
 نہایت بالیک کاشا
 سگری سرشت دکھا ایتھو
 تمام کائنات جیران کر نیوال ہے
 آد جگا د سروپ سو بھو
 ایک ہی روپ ذات مطلق

تیر کا سامان ہے کیونکہ
 ذات مطلق راج رشی کی خالق
 ہے آد جگا د سے ایک ہی
 روپ رنگ میں جلوہ آرا
 ہے
 اب آپ میری تم کر دو
 سکھ آیا را کہ سکھ
 متر مخاف
 دسٹ جیتے اٹھتے ات پاتا
 یہ جیتے دھاری آفات
 دھاری
 آفات پاتا
 ان سب کارن میں
 آگھت سمجئے۔
 اے اٹھ دھوج دوی
 جو بھی تیری شرن میں آئے
 ان کے دشمن دکھی ہو کر
 جو پرش تمہارے قدموں
 پر گدے
 ان کے سب سنگ تم
 لئے دوڑ کر دیئے۔
 جس نے شو کا ایک بار بھی
 دھیان کیا۔
 ان کے نزدیک تیر ہی
 نوٹ: کل وہ ذات کل جو کل اور اپر غفلت کو شمار
 کرنے والا ہے۔ اچ وہ ذات ہے جو جنم دانا ہے اور ان
 جو اکن اور تھرک دنیا کو قائم رکھتا ہے۔ یعنی شو، برہما
 اور دشمنو۔
 رچھا بھوئے ناہید سب کالا
 اسکی
 دسٹ اٹھٹا ٹرے نت کالا
 اس کے دشمن اور کلش
 قدر اٹھ جاتے ہیں

کہ پا درشت تن جانہ نہ تیرو
جن کی طرف دیکھو
تنگے تاپ تنگ میں ہر نیو
کلین جلدی
ردھ سدھ گھر میں سب بھئی

جس کی طرف ماتا اتم نے
گرا پا درشت سے دیکھا
ابن کے کلین بھن بھن میں
بھاگ جاتے ہیں
اس کے گھر میں عقل ادم
دولت کی بردھ ہوئی ہے
کوئی دشمن ادم نہ پایا کاہ
اُسے ہانی نہیں ہنسا سکتا
جس نے ایک بار بھی تم کو
یاد کیا

اک بار جن تمہیں سنبھارا
یاد کیا
کال بھاس تے تانہ امارا
موت کی پاش اس کو ادھار کیا
جن نر نام تمہارا دیکھا
دارو دست کوکھ نے رہا
درد جھوٹ گیا
کھڑک کیت میں سرن تہارا
رن بھوئی شرن
آپ ہاتھ دے ایہ اباری
سرب کھوڑی ہوئے سنبھائی
سب جگہ
دست کوکھ تے ایہ بچائی

اُس کو کال یعنی مرتویک تید
سے بچا لیا
جس نے بھی تمہارے نام کا
سرن کیا وہ دکھ درد ادم
سب دوشوں سے نجات پائی
اس دن بھوئی میں تمہاری
شرن میں آیا مجھ
تم میرے سنبھائی ہو کر کے مجھے
وجہ دیجئے ہر جگہ ادم شرن
پر میری سنبھائی کر کے دشمنوں
اور مشکلوں سے مجھے بچائیے

سوٹیا

پائے کہے جب تیرے تبتے
یاد بکھڑے
کوڈا کھترے نہیں آئیو
کلی آکھٹے

جب سے تمہارے پاٹل بکھڑے
ہیں تب سے کوئی بھی ہمارے
خیال اور فوہ کو بھلا نہیں گھٹا

رام اور ریم کے پرستار ہو جان
قران شریف ہندت اور ملا
بہت سداہات تیا تے ہیں

رام رجم ران قران انیک
کہیں میت ایک نہ مانو
سداہا کسی ایک کی دوستی
گرہن نہ کر سکتے

لیکن کسی ایک کی پورنا کھرم
گرہن نہ کر سکتے
سمرت شاستر بیدھے ہر بھید سرتی
کبھیں ہم ایک نہ جانیو
تباتے میں لیکن ہم کو کسی کا
گیان نہ ہو سکا
اے کھڑک دھار دیو دیوی
دینی کرا کر د میں ہی تمہاری
اردھنا نہیں کرتا سب
تمہاری استی کرتے ہیں

دوسرا

سگل دوار کہ جھاد کے لیو تہارا دوار
سب دوار چھوڑ کر پڑا
باہے کے لاج اس کو بند داس
بھیا پڑنے کی یہ تمہارا
تہارا اور حق تمہارا
در پڑا ہے ہاتھ
پڑنے اور نجات شرن
میں آنے کی لاج رکھنا
یہ گنبد داس تمہارا ہے

نوٹ :- ایک فارسی کے شاعر نے کہا ہے
ای گس کہ بداند و بداند کہ بداند
در جبل مرکب ابدال ہر بماند
ہنگس کہ بداند و بداند کہ بداند
ادیم اسپ خویش یہ منزل سے رساند

جس کا مطلب ہے جو شخص کچھ جانتا ہے اور یہ سمجھتا ہے
کہ وہ عالم ہے غم رکھتا ہے وہ اس دنیا میں جاہل مطلق
ہی رہتا ہے مگر جو شخص جانتا ہے وہ دنیا سے سمجھتا ہے کہ وہ
پریش کچھ نہیں جانتا وہ مہار پرش ہے وہی کامیاب ہوتا ہے
وہی منزل مقصود پر پہنچتا ہے جیسا کہ اس سوٹیا کو اگر فارسی
شاعر کے مقولہ کی تفسیر کیا جائے تو برحق ہوگا۔
اتم گیان پوجانے پر مقولات پر کون دھیان دیتا

ہے۔ دیداد سمرتی کے تباہ ہوئے کامیڈ روپ کرم کاٹنگ
لم ضرورت تھی ہے۔ اسی طرح مقام لاسنگڈر جلتے پریشکی
بحکم کی حاجت نہیں رہتی مگر شکتی کی ہشتکتی کی ادشکتا
برحالت میں رہتی ہے جسے شنگر آجادیہ نے اپنے آئندہ ہری
سنتو تر میں گایا ہے جھگو ان بدھ نے پر کیا پارخنا سنتو تر میں
اورد شمشیتا نے درگا سنتی ہیں۔

برہما وشنو اور شوشکتی سے الگ نہیں جیسا کہ
اس چوپائی سے ظاہر ہے۔ دنیا میں جو کچھ سرگرمی ہے وہ شکتی
ہی کی بدولت ہے شکتی ہی سب کا عطر اور جوہر ہے۔ شکتی
کے آپا سکول کی نظر دیوی کی کثیف مودنی پر نہیں مبنی وہ اسے
اردپ، حد درجہ لطیف، بیزاد ادراک سے پرے کی
ذات سمجھتے ہیں۔ پر مہش رام کرشن اور سداسی و دیکانند
کالی کے کل بل پرچی جان سے فدا تھے۔ کیوں کہ وہ کال کے روئے
میں شکتی ہی کو تمام عالم رنگ دبو کے وجود کا باعث سمجھتے
تھے۔

رام کی - محمد سہ - آند

اک اونکا رستگور پر ساد

- ۱۔ آند بھیا میری مائے سنگور میں پایا
- ۲۔ سنگور تاں پایا راج سنی من وجیاں دھائیائیں
- ۳۔ راک تین پروار پریاں سب دگاون آئیاں
- ۴۔ شبدونا گاڈ ہری کیرا من جنی و س یا
- ۵۔ کہے نانک آند ہو یا سنگور میں پایا

شبد ار تھ

- ۱۔ آند بھیا
- ۲۔ وادھائیائیں
- ۳۔ ماگ رتن

منگل کار راج ہوا

وادھیک جمع۔ باجے۔ شبنائیائیں
راگ و دیا کے ماہر گندھرو

پروار

پریاں

۴۔ سبدونا گاڈ

ہری کیرا

پریوار

جمع پری کی۔ پریہ۔ استری۔ بھاد

استی کے پد گاڈ۔ سوستی و اجن

پرماتما کا

اے من استگور کے درشنوں سے امر صوبتی
کے نظارے سے کیا آند آ رہا ہے۔ رکوئی جیلہ کشی نہیں

کوئی تپ اور دیادھت نہیں۔ نہ وادی اکین میں پاؤں
تورے نہ کوہ طہر پر آنکھ لڑانے کے لئے دیدے پھول

ہمیں تو آسانی ہی سے سنگور پر ماتما کے درشن نصیب
ہو گئے اور دیدار حق پر میں انہد شبد کے مدھر ناگ

بجنے لگے ہیں مانو گت دھرم اپنے پروار کے ساتھ گیت گاتے
کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ ان کے دلکش نعمات روحانی

کے کیف و سرور سے دیوانہ دل آباد ہو گیا۔ اے من ابدی
ہو او رکت تار کی مہا کا گائیں کر۔ سنگور و نانک جی کہتے ہیں

کہ ریشو تم کے درشنوں سے بے پایاں آند گھر کر رہا ہے
نوٹ:۔ منذ کہہ بند میں راگ کو دیکھنی روپ نے کر اس کے

پروار ریشو ودا اور استری کا ذکر آیا ہے جبکہ گھوڑے پر ذکر
کیا گیا ہے ان سے مختلف راگنیاں مراد ہے۔

جب من نام میں نے ہو جانا ہے تو طالب حق پر ایک
خاص سرور آند کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور باطن

میں نعمات برونی سننے میں آتے ہیں مولانا روم نے بھی کہا ہے
گو بگویم شمد عذراں نقیب

۵۔

مردہ ہا سر بر بند از زخما

یعنی اگر شمد بھر ہی ہم ان نعموں کا کیف بیان کریں۔
تو ان کی جوٹ یا توج سے قبروں سے مرنے اٹھ کھڑے ہوں

اس بند میں ان ہی نعمات روحانی کی طرف اشارہ کیا گیا
ہے۔

۱۔ اے من میری باتوں سدا ہے ہر نالے

۲۔ ہر نال ہر باتوں من میرے دکھ سب و سار نا

۳۔ انگلی کا رادہ کہے تیرا کاج سب دسارنا
۴۔ سمجھناں گلاں سمرقہ سوامی سوکیوں منوں دسارے
۵۔ کہے نانک من میرے سدا رہو ہر نالے
شہد ارتھ

۳۔ انگلی کا رادہ سو بیکار

اے من! تو ہر ستم سنگور کی قربت سے فیضیاب
رہا کہ اس کی قربت سے سب دکھ دور اور فکر و ترود
کو بھول کر ایک کاجیت کے ساتھ اس کی ہم نشینی کرتیرے
سب کام سر انجام کرے گا کیونکہ اس مالک مد جہاں کو
سب قند تیرے اس سے غافل نہ ہو اس پر تیکہ رکھ ہمیشہ
اپنے انک سنگ جہاں یہی سنگور و نانک کا آدیش
ہے۔

۱۔ ساچے صاحب کیا نہیں گھر تیرے
۲۔ گھر تیراں تیرے سب کچھ ہے جس دیہہ سو پاؤ
۳۔ سدا صفت صلاح تیری نام من دسارے
۴۔ نام جن کے من دسیا داجے سدا گھیرے
۵۔ کہے نانک سچے صاحب کیا نہیں گھر تیرے
شہد ارتھ

۴۔ گھیرے شہر کے اندر

اے ستیہ دیو! تیرے گھر میں کیا نہیں ہے، تیرے گھر
میں سب کچھ ہے مگر وہی ناسکند ہے جس پر تو نوازیش کیے
جو تیری حمد و ثنا کہتا ہے تیرا نام اس کے من کو آباد اور شاد
رکھتا ہے جن کے من میں تیرا نام ستھلا رہو پ سے سحر ہو
گیا ان کے باطن میں، گھٹ میں اندر شہد کی دھونی
پر گھٹ ہوئی۔ سنگور و نانک جی کہتے ہیں کہ اے سچے

مالک! تیرے گھر میں کیا نہیں ہے؟

۱۔ ساچا نام میرا آدھارو
۲۔ ساچ نام آدھارو میرا جن بھکھا سب گئییاں
۳۔ کہہ سانت سکھ من آئے دسیا جن اچھاں شب بیاں
۴۔ سدا قربان کیتا گورو ٹوں جس بیاں اپنی بیاں
۵۔ کہے نانک سنو سنو سدا دھرو پیارو
ساچا نام میرا آدھارو

شہد ارتھ

۱۔ آدھارو آدھار ہے
۲۔ بھکھا اچھاں
۳۔ سانت شانتی
۴۔ بیاں کامنائیں خواہشیں
۵۔ دھرو دھارن کرد
۶۔ بھکھا پوری بکس
۷۔ دھرو دھارن کرد

مالک کا سچا نام میرا آدھار ہے، اس سچے نام کے آدھار
ہی نے میری سب اچھلائیں اور خوشے دانتیں ناپو کر دیں
اسی نام نے من کی مرادوں کو پور کر کے شانتی اور سکھ پر دان
کیا میں اس سنگور کے پرانی قربان جاؤں جس کے نام
کی نزدیکی اور کرامات کا یہ ادنیٰ کر سکتا ہے۔ سنگور و نانک
جی کہتے ہیں کہ سنو! نام کو دھارن کرو۔ وہی سچا نام میرا
آدھار ہے۔

۱۔ داجے پنج سدا نیت گھر سبھاگے
۲۔ گھر سبھاگے سدا داجے کلا جیت گھر دھار دیا

۳۔ پنج دوت تھ دس کیتے کال کنٹک مایا
۴۔ دھکر کم پایا تھ جن کو سے نام ہر کے لاگے
۵۔ کہے نانک تھ سکھ ہوا تھ گھرانہ دواجے

شہد ار تھ

۱۔ پنج شہد
یہ شہد لوگ کی اصلاح ہے نام
کی دھن پنج مقامات میں پیدا
ہوتی ہے۔ منزل بہ منزل شہد کی
دھنوں میں تبدیلی آتی رہتی ہے۔ اس
دھنوں کی پنج صورتیں ہیں۔ اوم
سوہنگ آتی۔

گھٹ
گھڑی، پل، کلاس کے بھاگ ہیں
۲۔ کلاجات
کلا کے بنابر۔ جو بھر
پانچ دوتی یعنی دشمن، کام، کرودھ
لوہہ، موہ اور انہکار

کال کنٹک
۴۔ دھکر کم
کال یعنی مایا۔ تکلیف دینے والی مایا
پراپدھ سے

اُس گھٹ کے سو بھاگیہ کے کیا کہنے جس میں شہد
پیدا ہوئے۔ اس گھٹ کے بھاگیہ اوچہ ہیں جس میں شہد پرگٹ
ہوا جس پر وہ نے اس شہد کو لہو بھر کے لئے بھی دھارن
کیا اس نے کام کرودھ، موہ، انہکار ایسے پانچ
شر توں کو بس میں کر لیا اور دھکر دہلی مایا پر ہے پانچ
کی۔ جس کی نے پراپدھ دشمن شہد کو پایا وہ بھگت بھجن
میں لگ گیا اسے پناہ کی ترست نصیب ہوئی۔ شگورو
نانک جی کہتے ہیں کہ وہ سکھی ہوا جس کے گھٹ کے اندر شہد
پرگٹ ہوا۔

۱۔ آئند سنو دھ بھاگیو سکل منور تھ لپہ سے

۲۔ پار برہم پر بھ پایا اترے سکل وسیرے
۳۔ دوکھ روپ سنتاپ اترے سنی سچی بانی
۴۔ سنت ساجن بھٹے سر سے ٹوپے گورتے جاتی
۵۔ سننے پدیت کہتے پوت شگور رہیا بھر لپہ سے
۶۔ بنونت نانک گور چون لاگے واجے انہد توڑے

شہد ار تھ

۱۔ آئند سنو
منگلا چار سنو۔ آئند بانی پر دھار تھ
وڈ بھاگیو
اوچہ بھاگیہ والو
منور تھ
ابھلاشا۔ اچھیا۔ کانا

۲۔ پار برہم
نرگن اور زرا یا دھلی برہم جو جگت سے بچے
وسورے
کلیش
۳۔ سنتاپ
مانک جہن۔ دکار۔ باطنی لہو۔ کنٹک
۴۔ ساجن
سجن۔ پریمی۔ بھگت
بھٹے سر سے
خوش ہو گئے۔

جانی
کیاں پراپت کر کے۔
۵۔ پدیت
پنیہ کے بھاگی
پوت
پوت۔ پاک
۶۔ بنونت
بنیتی کرنے والا۔ نمر۔ عاجز
تورے
باجا۔ نفیری

۱۔ آئے اوچہ بھاگیہ والو! منگلا چار۔ آئند بانی پر
دھار تھ دھیان دوکھ من کی سب مرادیں برائیں گی اس
آئند کے پرشاد سے سچا آئند پار برہم پر بھو کے دیوش
برہم ہی نصیب ہوئے کیونکہ آئند دروہ قلب اسی آئند
ر سچا آئند پر ماتما کے لئے کشش کا سا ہوا کرتا ہے سب
کلیش، دکھ، لڑائی دکار ختم ہو گئے۔ سنت اور بھگت جن
کابل گورو کے فیض سے گیاں پاک برہم آئند کے لطف و
سرور سے شاد کام ہوئے۔ شگور کی آئند بانی میں برہم

ہرم آئندہ شکر گری بول رہا ہے۔ اس کے سننے والے نیٹو
کے بھائی اور گانے والے پوتہ ہوں گے۔ سنگورو نانک
جی کہتے ہیں کہ یہ بندہ عجیب و غریب ہے گور جوں پر بیس
چھکا تا ہے جس کی گریا درشتی سے میرے گھٹ میں اند
شبد کی گنجار سنائی دے رہی ہے۔

مندرولی محلہ ۵

- ۱۔ تھال وچ تن دستو پیٹو سنت سنگورو ویکارو
- ۲۔ امرت نام ٹھاکر کا پیٹو جس کا سبھس آدھارو
- ۳۔ جیکو کھلے جیکو پوٹو پٹے تس کا پوٹے آدھارو
- ۴۔ ایہ دستو تھی نہ جاتے نبت نبت رکھو آدھارو

۵۔ تم سنسار چرن لگتے ہے سب نانک برہم سپارو
ارتھ

۱۔ تھال حلقہ۔ اندھ کرن رمن جیت۔ بھٹی
اور انہکار کا حلقہ۔ کایا، شریر
نوٹ۔ سنت تلسی داس جی نے بھی رامائن میں ایک جگہ
انہی معنوں میں استعمال کیا ہے۔

پیٹو راپاٹو ڈاکو۔ رکھو
سبھس سب کائنات

آدھارو ایسا پدارتھ جس پر آدھار رکھا جائے
تھال وچ تن دستو پیٹو تھال یعنی اندھ کرن کے حلقہ میں تن
سنت سنگورو ویکارو میں سنت، جیت میں سنتوش اور
امرت نام ٹھاکر کا پیٹو بھٹی میں دھار بھادنا کو جگہ دے کر
جس کا سبھس آدھارو انہکار میں نانک کا امرت نام بھی
ڈال دو ایسا نام جس کے آدھار پر
سب کائنات ہے۔

۳۔ بھٹے بھو انچو سے سے مرکب ہے بھو بھو بھوت

انچو سے بھو انچن کرنا یا بھل پینا۔ من بھو
جلی پینا۔
جیکو کھلے جیکو بھٹے راس نعت کو، سنت، سنتوش،
دھار اور امرت نام کے مرکب کو انچو
بھی کہتے آدھارے اس کا آدھارو
دھیان کرنا۔

۲۔ آدھارو ایہ دستو تھی نہ جاتے
نبت نبت رکھو آدھارو کرنے کے لائق نہیں دن پردن
ہردہ میں رکھ کر دھیان کر دو۔
۵۔ تم سنسار چرن لگتے ہے سنگورو نانک جی کہتے ہیں کہ یہ
سب نانک برہم سپارو سنسار ایک برہم کا دستار ہے
اس کے شرن میں جانے ہی سے
نش سنسار سے پار ہو سکتا ہے

اندر کرن کے حلقہ میں سنت، سنتوش اور دھانک
بھادنا اچاگر کر کے انہکار یا خودی کے پردے کو جاک کرنے
کے لئے امرت روپی نام کا بھیس کرنا چاہیے کر نام ہی
گل کائنات کا آدھار ہے۔ اس نعت کو جس نے بھی کھایا
یا پیسا اس کا آدھار ہو گیا۔ یہ ایسا سا دھن ہے جس پر
پرتی دن بحر بحر عمل پیرا ہوتا چاہیے سنگورو نانک جی
کہتے ہیں کہ سب سنسار ایک ہی برہم کا دستار ہے اب کی
شرناگتی سے نش سنسار ساگر سے پار ہو سکتا ہے۔

سلوک محلہ ۵

- ۱۔ تیرا کیتا جاتو ناہیں مینوں جوگ کینوٹی
- ۲۔ میں نہ گیارے کوگن ناہیں آپے تن پیٹوٹی
- ۳۔ تمس پیا مہر امت ہوئی سنگورو سمجھنا ملیا
- ۴۔ نانک نام ملے تاں جیواں تن من تھوہر ہریا

شہزادہ

۱۔ تیرا کیتا تیری قدرت
جا تو ناہیں قدر نہیں کر سکا
جنگ کیتوئی اپنے پریم میں دیوانہ کر دیا
تیرا کیتا جا تو ناہیں تو نے اپنے پریم میں مجھے دیوانہ کر دیا ہے
میںوں جوگ کیتوئی میں تیری قدر توں کی کہ حقہ قدر نہیں کر سکا
۲۔ میں نہ گیارے کو گونہ ناہیں میں گن بین ہوں مجھ میں کوئی حق نہیں
اپنے ترس پیتوئی تو نے آپ ہی مجھ پر دیا کی ہے
۳۔ بہر امت ہوئی مجھ پر رحمت ہوئی
لوٹ "بہر امت" میں خواہشات کی سندھی ہے جس طرح
جب جی صاحب کی پوٹری ۹۷ میں اور "و" اساد" کی سندھی
سے اور اساد دینا ہے وہاں ہم نے تفصیلی نوٹ دیا تھا مگر
رام جانے کس طرح جھینے سے رہ گیا۔ غلط ہے جو اور اساد
کو ایک لفظ سمجھ کر اس کے معنی تیر سواد کے کرتے ہیں ان معنوں
میں تنگ میں شتر گرد کا عیب پیدا ہو جاتا ہے
تس بیا بہر امت ہوئی چشم کہم کی التفات سے مجھ پر رحمت
سنگور و سخن بلیا ہوئی کہ سنگور و پیارے کے
درشن ہوئے۔
۴۔ نانک نام ملے تاں جیوا سنگور و نانک جی کہتے ہیں کہ نام
تن من ظہیرے ہر یا دان ہی سے میرا جیون ہے اور
نام ہی سے میرے حق من میں
ہر ش رہتا ہے۔
دیوانہ تو نے مجھے آتم گیان بخش کر اپنے پریم میں دیوانہ کر
رکھا ہے میں تیری بے پایاں قدرتوں کی کہ حقہ قدر نہیں
کر سکا پھر بھی مجھ کا قابل سے انسان پر تو نے خود ہی گریا
کی ہے تیری چشم کہم کی التفات ہی سے مجھ پر رحمت
ہوئی ہے اور درشن نصیب ہوئے ہیں سنگور و نانک
جی کہتے ہیں کہ نام ہی میرے جیون کا آدھار ہے اسی سے میرے
تن اور من میں ہمیشہ ہر ش رہتا ہے۔

پوٹری

۱۔ نتھے توں سمرتھ جیتھے کوئی ناہے
۲۔ او تھے تیری رکھ اگنی ادر مانہے
۳۔ سن کے جم کے دوت نائے تیرے چھڈ جا نہے
۴۔ بھو جی بکھم اسگاہ گور سیدی پار پا نہے
۵۔ جن کو لگی پائیں امرت سیٹی کھا نہے
۶۔ کل میں ایوچون گن گو سبند گا نہے
۷۔ سبے نوں کبر پالی سمالے ساہے ساہ
۸۔ برتھا کوٹے نہ جائے جہ آدہ تھ آہ

شہزادہ

۱۔ سمرتھ اشکتی بل۔ یوگیتا
۲۔ اگنی ادر مانہے سنگم مادر کی آگ میں۔ ماں کے پیٹک
اگنی میں۔
۳۔ بکھم بھیشم۔ بھیا ننگ
اسگاہ اخلا
گور سیدی گورو سے بختا ہوا نام
۴۔ سیٹی دہی
۵۔ سبے نوں سب سے نیار۔ سب سے سنگ
سالمے ساہے ساہ دم بدم خبر گیری رکھتا ہے
۶۔ برتھا مایوس
تھ آہ تیری طرف آتا ہے تیری شترن میں
آتا ہے۔
دیوانہ جہاں کوئی سمرتھ نہیں ہے جہاں کسی کی دس ترس
نہیں وہاں تیری قدرت اور طاقت اپنا اعجاز دکھاتی

ہے۔ ماں کے پیٹ کی آگ میں تو ہی بچہ کی دکشا کرتا ہے
میرا نام سنتے ہی نیم کے دوت راہ فراد اختیار کر لیتے
ہیں۔ امتحانہ اودھیا تک بھوسا گم تیرے نام ہی کے
فیض سے باز کیا جاسکتا ہے مگر اس نام امرت کا پان
دہی کہہ سکتا ہے جن کی اچھا پریل ہوتی ہے۔ گوہند کے
نام کی مہا کا گائین ہی کلہ یک میں بیٹہ ہے اسے کہہ دینا
تو ادھی سے سب نیا لا ہوتا ہوا بھی سب کی خبر گیری رکھتا
ہے جو بھی تیری شرن میں آیا کبھی مایوس لوٹ کہ نہیں گیا

سلوک محلہ - ۵

- ۱۔ انتر گورو ارادھنا جہوا چپ گورناؤں
- ۲۔ نیتیری سنگور سکھناں سرورنی سننا گورناؤں
- ۳۔ سنگور سیتی رتیاں درگہ پائیے ٹھاؤں
- ۴۔ کہہ نانک کہہ پاکر جسے نوں ایہہ تھوے
- ۵۔ جگ میں اتم کا ڈھیبہ ولے کئی کے

شہادت

۱۔ ارادھنا
۲۔ سکھناں
۳۔ جہوا
۴۔ نیتیری
۵۔ سرورنی
۶۔ انتر گورو ارادھنا
۷۔ جہوا چپ گورناؤں
۸۔ نیتیری سنگور سکھناں
۹۔ سرورنی سننا گورناؤں
۱۰۔ ہر دہ میں گورو پانسا۔ زبان سے گورو
کے نام کا جاپ۔ آنکھوں سے
سنگور کی جیوتی کا دھیان اور
کانوں سے گورو کے نام کی
دھونی کا سننا اور اسنو میں شرد
من اور بھون سے۔

۳ رتیاں

ٹھاؤں

سنگور سیتی رتیاں

درگہ پائیے ٹھاؤں

۴ دھ

کا ڈھیبہ

انوراک اور پریم ہونا

ٹھکانا۔ جگہ۔ مقام

یوں سنگور دے کے پریم میں رنگے جانے

سے اس کے دربار میں جگہ ملتی ہے

وستو۔ نعمت

نکلانے والا۔ انگ کرنے والا۔

مجاہد اتھویا جو ہر کے نکالنے والا

جوہر شناس۔ پریم ہنس، تنور دشی

خال خال

درے

کہہ نانک کہہ پاکر

جس نوں ایہہ تھوے

جگ میں اتم کا ڈھیبہ

درے کئی کے

ہر دے کے اندر گورو پانسا، زبان سے گورو کے نام

کا جاپ آنکھوں سے سنگور کی جیوتی کا دھیان اور کانوں

سے سنگور دے کے نام کی دھونی کا سننا، اس طرح کے سنگور

پریم میں رنگے جانے سے اس کے دربار میں جگہ ملتی ہے اور

اس کا سا کشت کار ہوتا ہے سنگور و نانک جی کہتے

ہیں کہ پریشور جس پر کہہ پاکر کے یہ نعمت بخشا ہے ایسا نور دشی

پریم ہنس اس جگہ میں کوئی خال خال نظر آتا ہے۔

محلہ - ۵

- ۱۔ رکھے رکھنہار آپ ابار عین
- ۲۔ گور کی پیری پائے کاج سوار عین
- ۳۔ ہو آپ دیال منوں نہ وار عین
- ۴۔ سادھ جتاں کے ست سنگ بھول ناریں
- ۵۔ ساکت نندک دست کھن مانہ بداریں

۶۔ تیس صاحب کی ٹیک نانک منے ماہنہ
جس سیرت شکھ ہوئے تنگ دکھ جاہنہ

- ۱۔ ابا بن - ادھار کرتا ہے
- ۵۔ ساکت - بے پیر۔ بے ایمان
- بدار بن - نشٹ کرتا ہے۔ برباد کرتا ہے
- ۲۔ نانک منے ماہنہ - نانک منے کے معنی ہیں۔ نانک کے من۔ ماہنہ کے معنی ہیں اندر بیچ
- میر، نانک کے من میں
- دہ رکھشک آپ رکھشک کرتا ہے آپ ہی ادھار

کرتا ہے۔ گورو کی شرنانگت کر کے سادھک کے کام سونپا رہا ہے۔ آپ دیال ہو کر اپنے سیلوک کے من سے بھٹاتا سادھو مہاتماؤں کے ست سنگ سے بھٹو ساگر سے پار آتا نہا ہے بے ایمان، نیندہ کرنے والوں اور درجنوں کو تو بھر میں نشٹ کر دینے کی قدرت رکھتا ہے۔ سنگور و نانک جی کہتے ہیں کہ میرے من میں اسی مالک دو جہاں کا آشر ہے جس کے نام سمرن سے سب دکھ دور ہو کر شکھ پاپت ہوتا ہے۔

اوم ساتنہ شانتی شانتی شانتی

شوک سماچار - ۲۶ بروز منگل اور منی شرون کمار پوت سیلوک بوقت مرتیو پیر لال گنواں گورنمنٹ ہائی سکول ہر دگرز سکول سہیل روڈ نانک گی سٹاٹ پولیس تھانہ تک کیرن سبھا د باشدگان کیشری گیٹ نیز رشتہ دار بشیار جینے والے ہمارے دکھ ہیں حقہ لے رہے ہیں اور سیکڑوں خطوط وصول ہوئے ہیں جن کا فردا فردا جواب دینا مشکل ہے لہذا اوم کے ذریعہ ہم ان کے حسرت مند ہیں آر۔ این۔ گور بابا جو تشر، ۹۲۵ تک اگل کیشری گیٹ دہلی

صحیح تشخیص باقاعدہ علاج عمدہ دوائیں

حُب خاص الخاص دانش

بھٹو لکی کزوری - رعشہ اور بلفم کی زیادتی کیلئے قیمت 2 روپے
نزہ - زکام اور دماغی نقص کا ویدک کیلئے



ٹیلیفون نمبر
29929

گاندھی دواخانہ 52 روڈی نمبر ۱ گز دہلی

دی سنٹرل بینک آف انڈیا لمیٹڈ

اعلان کرتے ہیں

مورخہ یکم جون ۱۹۶۲ء سے سیونکس بینک اکاؤنٹ پر
3% فیصدی تک سود بڑھا دیا گیا ہے

سنٹرل بینک اب آپ کو بحیثیت کیلئے زیادہ بڑھا دیتا ہے، سیونکس بینک پر
سود شرح 2% سے بڑھا کر 3% فیصدی کر دی گئی ہے۔
ٹرم ڈیبازٹس بھی 5 سال سے 3% سے 5% فیصدی شرح سود پر منظور کئے جاتے ہیں
سود پیشہا نہ ادا کیا جاتا ہے۔
اپن۔ کے۔ کمرنچیا مینجنگ ڈائریکٹر

حکیم نذلال صاحب پوری رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹسز کی
کامیاب ریسرچ

ایگزینچیا انجینئر

ایگزینچیا انجینئر کا کامیاب ہو یا نا، خشک ہو یا پانی نکلتا ہو۔ بہت جلد
ٹھیک ہو جاتا ہے۔ علاوہ انہیں ہر قسم کی جلدی امراض اور
پوستہ پر زخموں کا کامیاب علاج کرانے کے لئے مشورہ
مفت طلب کریں۔

ہر پیر کی رکشا کے لئے رجسٹرڈ جانی مفت میڈیکل
خط و کتابت یاٹنے کا پتہ

پوری میڈیکل سروس

23 مسجد روڈ مارکیٹ جنگپورہ

نئی دہلی ۱۷

اگر آپ بڑھاپے کی تکلیفات سے بچنا
رہنا چاہتے ہیں تو ہم صحت منظم حکیم نذلال صاحب پوری میڈیکل
کر سکتے ہیں۔ ہم صحت میں قدرتی اصولوں سے صحت
اور طاقت قائم رکھنے کے راز معلوم کیے جن پر عمل کرنے
سے ہر اول لوگ صحت اور طاقت میں اضافہ کر سکتے ہیں
تحت ذورہ دیر۔ لیکن ایک ماہ کے لئے رعایتی قیمت صرف
طیورہ روپیہ۔ طواک خراج علاوہ

بٹنے کا پتہ۔ رسالہ ادم اجمیری گیٹ دہلی ۶۱

"Suffering"

A blessing in disguise. A book
of 132 Pages. Excellent printing
Price Rs 2/-

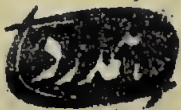
رسالہ ادم دہلی سے حاصل کریں۔



خون کی خرابی کو دور کیجئے

صافی

موسم کی تبدیلی کے دنوں میں صافی میں صافی کا ایک چمچ آپ کو خون کی خرابی سے پیدا ہونے والی تمام بیماریوں سے بچائے گا۔ صافی نظامِ عصبی میں توازن پیدا کرتی ہے۔ خون کی نالیوں کو صاف کرتی ہے۔ داغ دھبے اور جھاتیوں کو دور کر کے چہرے کو گلاب کی پنکھڑی کی طرح دلکش اور خوبصورت بناتی ہے۔



دہلی - کانپور - پٹنہ

قومی یک جہتی

بہم مل بیٹھنا بھی اک نشانِ کامرانی ہے
وطن کی واسطے مرنا بھی جینے کی نشانی ہے
نہیں کچھ فرق شیخ و برہمن و ہندو و سکھ میں
میرے بھارت کا باشندہ ہر اک ہندوئی ہے
ملا کر کندھے سے کندھا ہمیں عزمِ سفر کر لیں
نشانِ منزل مقصود پر اپنی نظر کر لیں
صحیح معنوں میں اپنے دلش کی الفت کا دم بھریں
چلو، ہمت و استقلال سے منزل کو سر کر لیں
ہماری یک جہتی ملک بھر میں رنگ لائیگی
فضائے امنِ عالم اور بہتر ہوتی جا ئیگی
یہ قومی ایکتا اپنی یقیناً ہندو دلوں کو
بہت اُونچا بہت اُونچا بہت اُونچا اٹھائیگی
ناز سونی پتی

ضرورت رشتہ

گوڑ برہمن - منگلنگ - سوشیل کینا - بٹرک
سلائی - کڑھائی - گھرتے کام کاج سے واقف، برسر
روزگار - برہمن درکی ضرورت ہے - جھیز کے لاجی تکلیف
نہ کریں - ہر بائبرہمن روہتک - گوڑ کا گورہ - کمر نال -
دہلی کے اضلاع کو ترجیح دی جاوے گی - ضرورت مند
اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں
میجور سالہ اوم، اجیری گیٹ - دھلی

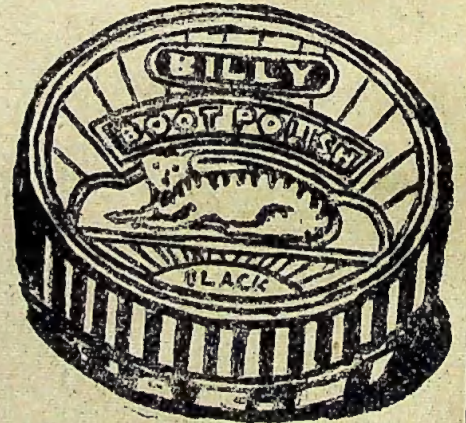
”بچا لہ خدا“ کے تمام مضامین دلچسپ اور مفید معلومات سے
پُر ہیں۔ زمانہ حال کی سماجی، سیاسی اور معاشی اداؤں پر نثر لکھیں جو ہمیں
پُر معنی ہیں کہ کتاب شریں کر کے ہم کئے بغیر چھوڑنا آسان نہ ہوگا
قیمت صرف ۲/- روپیہ علاوہ محفل لڈاک - رسالہ اوم دہلی سے منگائیں

تقدیر و تدبیر کا ایکسرے

مصنف شری بھاگ مل جی ساہنی - موتیوں سے تولنے
والے یہ کتاب اسم باسم ہے امد جیوں کی سمجھتا
کی آئینہ دار ہونے کی وجہ سے سچ مح شانتی اور خوشی کے
لئے زندہ جاوید معلم کا حکم رکھتی ہے۔ اس کے لفظ
لفظ میں اور سطر سطر میں - صحت صحت میں آپ کو شاہی
راز ملیں گے جن کو جان کر آپ سو رہی جیوں سے بہرہ ور
ہوں گے یہ وہ بے مثال کتاب ہے - جو ہزاروں جیوں کے
مارگ پر چلتے چلتے تھکے ماندے مسافروں کو تازگی اور
آسودگی کی - اور تالا کھول بپت ہمت و جواہروں کیلئے ترقی
کا راستہ کھول دے گی - کاغذ، لکھائی چھپائی دیدہ زیب
قیمت صرف ایک روپیہ
ملنے کا پتہ: رسالہ اوم، اجیری گیٹ دہلی ۷

بوتوں کی جان اور شان

بلی بوت پالش



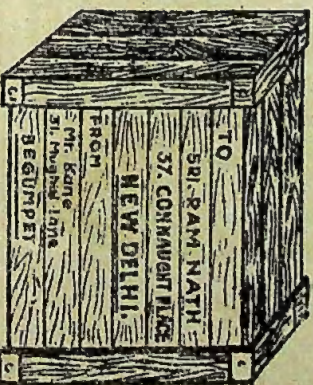
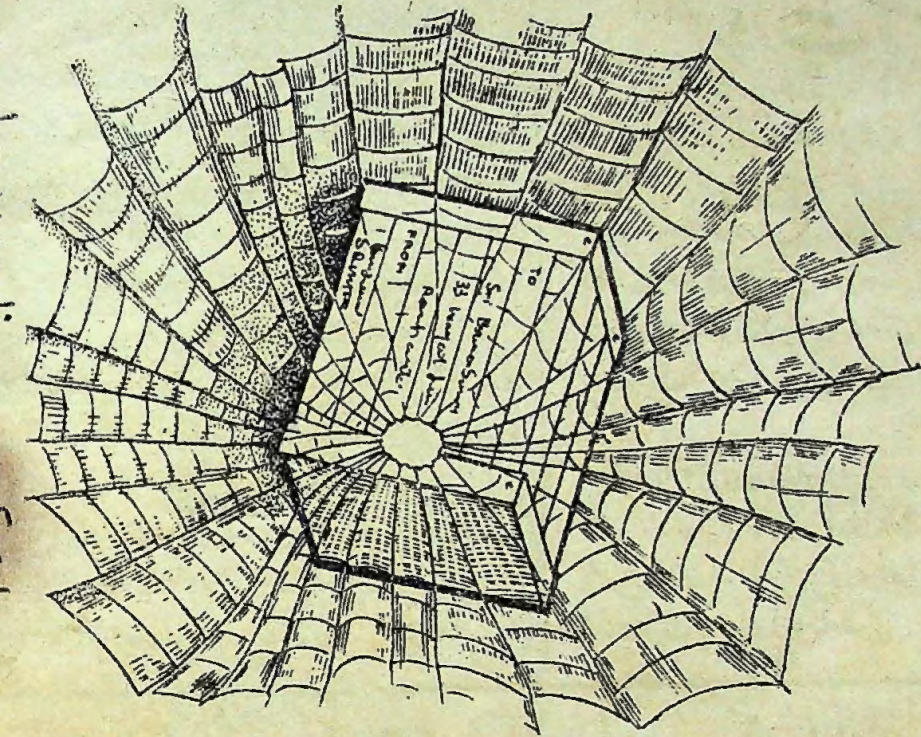
روزانہ لاکھوں استعمال کرتے ہیں

ہسے مکرپی کے جال میں پھنس جاتے!

گو نفعی طور پر تو ایسا نہیں کہا جاسکتا۔ لیکن جب کسی پارسل پر نام اور پتہ صاف نہیں لکھا ہوتا۔ تو وہ نہ پہچانتے ہوئے بھی ادھر ادھر پھینکا رہتا ہے۔

ریلوے کے بے شمار کرم چاری جو پارسل کے کام سے وابستہ ہیں صدق دل سے آپ کی خدمت کرنے کی خواہش رکھتے ہوئے بھی صاف پتہ نہ پھونکے باعزت مجبور ہو جاتے ہیں۔

ہمیشہ اپنے سامان اور پارسل کا پیکیج متحرک تشریح کے مطابق بھیجئے اور پتہ صاف اور صحیح لکھیے۔
ہمیں بہتر خدمت کرنے کا موقع دے دیجئے۔



جاری کردہ — ناردرن ریلوے

Food Value
ADDED IN
Paljee's
**RICH FRUIT
CAKE**



Paljee's Fruit Bars contain 11 nourishing and delicious fruits and other ingredients rich in Vitamin A 1, B 2, Niacin and Iron. They are an ideal food for you and your family. An ideal treat in all the seasons.



Air Tight Packing
Rs. 2.25
Loose Packing
Rs. 1.75
Kishmish Packing
Rs. 1.50
Plain Packing
Rs. 1.25

PALJEE & CO., NEW DELHI-5